

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله

فتح شدہ

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

میلاد کی حقیقت

سرکار ﷺ کا ذکر کرنے کی حکمت

اللہ ﷻ نے بھی خوشی منائی

سب سے پہلے کس نے میلاد منایا؟

درویش تاج کی حقیقت

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله کہنے کا ثبوت

میلاد منانا اللہ ﷻ اور بزرگوں ﷺ کی سنت ہے

خزینہ برکات

ابوالحسن

حافظ حفیظ الرحمن

قادری رضوی

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	مناجات	1
2	نعت رسول مقبول ﷺ	2
3	مصنف کے مختصر حالات زندگی	3
4	تقریظ جلیل	7
5	مقدمہ	9
6	درود تاج کی حقیقت	13
7	درود پاک کی فضیلت	13
8	درود کو نسا پڑھیں؟	14
9	الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے کا ثبوت	18
10	دیدار مصطفیٰ ﷺ	19
11	ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟	25
12	میلاد کی حقیقت	25
13	نام کی حکمت	25
14	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی حکمت	28
15	پتھر موم ہو جاتے	32
16	کنوئیں کا پانی خود کنارے پر	32
18	دائی حلیمہ کے بھاگ جاگے	34
19	سر کا کھلونا ﷺ کا کھلونا	35
20	لعاب و ہنر	37

انتساب

اس کتاب کی نسبت میں اپنی والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی طرف کر رہا ہوں۔ جن کی دعاؤں سے آج اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے یہ مقام عطا فرمایا مجھے یاد ہے کہ میری والدہ ماجدہ دعا کیا کرتی تھیں کہ اللہ عزوجل میرے چھوٹے بیٹے کو عظیم مبلغ بنائے اور میرے بڑے بیٹے کو نماز پنجگانہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان حق اوج ہے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں رد نہیں کی جاتی۔ اس وقت کبھی وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔ مگر آج اس دعا کی قبولیت روز روشن کی طرح نظر آ رہی ہے۔

اس کے علاوہ اس کا ثواب میں سرکارِ دو عالم نور مجسم کے امتیوں کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ اور خصوصاً اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری مدظلہ العالی اور میرے تمام اساتذہ کرام اور امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالبال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے جنہوں نے مجھ جیسے نکلے کو اپنی پاکیزہ تحریک دعوت اسلامی میں قبول فرمایا اور اس تحریک کے صدقے آج اللہ عزوجل نے یہ شرف عطا فرمایا کہ مجھ نکلے کی تحریر کردہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ جتنے بھی مسلمان زندہ ہیں ان کو اسلام پر استقامت عطا فرمائے اور جو پردہ فرما چکے ہیں ان کی قبروں کو جنت کے باغوں میں باغ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دعاؤں کا طالب

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی

131-A رحمانی روڈ مغلیہ پورہ لاہور 0300-9461943

مناجات

امیرالہمت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

کب گناہوں سے کنارہ میں کروں گا یارب
نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یارب
کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب
گر تیرے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیش نظر
سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یارب
نزع کے وقت مجھے جلوہ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب
قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارب
ڈنگ مچھر کا بھی تو مجھ سے سہا جاتا نہیں
قبر میں بچھو کے ڈنگ کیسے سہوں گا یارب
گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بیرا ہوگا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے بھایا قبضہ
ہائے بربادی کہاں جاکہ چھپوں گا یارب
اذن سے تیرے سر حشر کہیں کاش حضور
ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یارب

☆.....☆.....☆.....☆

21	مفتی اعظم پاکستان کا قول	39
22	اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت	41
23	ان گنت نعمتیں	41
24	زمین افضل کہ آسمان	44
25	میلاد منانا اللہ عزوجل اور بزرگوں کی سنت ہے	52
26	میلاد پاک کا مطلب	54
27	سب سے پہلے میلاد کس نے منایا	54
28	حضرت آدم علیہ السلام نے میلاد منایا	56
29	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	57
30	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان	59
31	حضرت شاہ عبدالرحیم کا میلاد منانا	61
32	محفل میلاد کی برکت	63
33	سر کا علیہ السلام کی جلوہ گری	64
34	ہندو جننے سے بچ گیا	65
35	سر کا علیہ السلام کی آمد	72
36	عبداللہ نام میں حکمت	75
37	پیر کے دن ولادت	76
38	احساس بیداری	78

نعت رسول مقبول ﷺ

ہو مبارک اہل ایمان عید میلاد النبی ﷺ
 ہو مکی قسمت درخشاں عید میلاد النبی ﷺ
 خوب خوش ہیں حورو غلاماں عید میلاد النبی ﷺ
 اور فرشتے بھی ہیں شاداں عید میلاد النبی ﷺ
 چار سو ہیں کیا چھما چھم رمتوں کی بارشیں
 جھومتے ہیں ابرباراں عید میلاد النبی ﷺ
 نور کی پھوہار بری چار سو ہے روشنی
 ہو گیا گھر گھر چراغاں عید میلاد النبی ﷺ
 چار جانب دھوم ہے سرکار کے میلاد کی
 جھومتا ہے ہر مسلمان عید میلاد النبی ﷺ
 ہم نہ کیوں روشن کریں گھر گھر چراغاں میلاد کے
 خود کرے جب حق چراغاں عید میلاد النبی ﷺ
 عید میلاد النبی تو عیدوں کی بھی عید ہے
 بالیقین ہے عید عید عید میلاد النبی ﷺ
 جانتے ہو کیوں ہے روشن آسماں پر کہکشاں
 ہے کیا حق نے چراغاں عید میلاد النبی ﷺ
 یانہی اپنی ولادت کی خوشی میں دیجئے اپنا غم
 دیجئے طیبہ کے سلطان صدقہ عید میلاد النبی ﷺ
 عید میلاد النبی کا واسطہ عطار کو
 بخش دے مولا رحماں عید میلاد النبی ﷺ
 ☆.....☆.....☆.....☆.....☆

مصنف کے مختصر حالات زندگی

نام: حفیظ الرحمن
 نسب: حفیظ الرحمن بن عبدالرحمن بن احمد دین
 نسبت: ابوالمدنی
 لقب: آپ کا لقب حافظ صاحب جو کہ زبان خاص و عام ہے۔
 تاریخ پیدائش: 1955ء
 جائے پیدائش: آپ کی جائے پیدائش داتا صاحب کا نگر لاہور ہے۔
 ائمان: آپ کا تعلق مغلیہ خاندان سے ہے۔

ابتدائی تعلیم

قائد حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے میٹرک علامہ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور سے کیا پھر گورنمنٹ کالج باغبانپور سے ایف اے ایس سی کا امتحان دیا۔ جس میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ بی ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی لیکن اللہ کے فضل اور رسول اکرم ﷺ کی نظر عنایت سے بی ایس سی کے بعد قرآن پاک بھی حفظ کیا۔

صحبت اولیاء

ابتداء ہی سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت تھی۔ دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بڑھنے کا اشتیاق دل ہی دل میں پیدا ہوا۔ اسی دوران مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ قبلہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نصیب ہوئی جنہوں نے آپ کے دل پر نظر ڈالی تو زندگی کا رخ یکسر بدل دیا۔ آپ ہی کی توجہ سے حفظ قرآن مکمل کیا۔ اکثر اوقات آپ کے پاس محض علمی پیاس بجھانے اور اللہ کا قرب پانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔
 جن علماء کرام کی محبت سے فیض یاب ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضور سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم حزب الاحناف

لاہور

(۲) غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی

دارالعلوم انوار العلوم ملتان

(۳) حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ لاہور

(۴) حضرت علامہ مولانا احمد حسن نوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامعہ مسجد حنفیہ

فاروقیہ نخل پورہ لاہور

(۵) حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ جامعہ آباد لاہور

(۶) حضرت علامہ مولانا واحد بخش غوثی صاحب مسکن پورہ لاہور

سلسلہ بیعت

جید علماء کرام کی معیت نے آپ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا پروانہ بنا دیا آپ کے دل میں والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ اکثر آپ کی تصانیف اور فرمودات کا مطالعہ فرماتے رہتے اس طرح آپ جان گئے کہ یہی وہ خاندان ہے جو میری تقدیر بدل سکتا ہے۔ دلی خواہش ہوئی کہ ان کے خاندان کے کسی بھی چشم و چراغ سے بیعت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا ان دنوں مسند اعلیٰ حضرت کے جانشین ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الانہری دامت برکاتہم العالیہ جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ لاہور تشریف لائے نورانی چہرہ دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو گئے۔ پھر آپ ہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحریری میدان

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات لوگوں کے دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے بیانات سے متاثر ہو کر چند اسلامی بھائیوں بموسم ”سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات“ شائع کر دیئے۔ جس کو بے حد مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے الحمد للہ دوسرا حصہ بھی منظر عام پر آگیا۔ ان بیانات کو پڑھ

کر اسلامی بھائیوں نے اسرار کیا جس پر آپ مزید لکھنے کے لئے تحریر کے میدان میں اتر پڑھے۔ لہذا آپ نے ایک جاندار تحریر ”ہم میلا دیکوں مناتے ہیں“ لکھی جس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چند ہی ایام میں دس ہزار سے زائد کتب فروخت ہو گئیں۔ اب اس کتاب کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے اس کے بعد شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت“ کے نام سے تصنیف فرما کر اہل اسلام پر بے حد احسان فرمایا۔ اس کتاب کو بھی ہاتھوں ہاتھ خریدا گیا۔ اب اس کتاب کو بھی دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ہی دس ہزار کتب پر مشتمل ہے اسی طرح برکت والے تین مہینے اور مسلک حق اہل سنت و جماعت بھی زیر طبع ہیں۔

دعوت اسلامی اور حافظ صاحب

آپ پر اللہ عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ آپ 1985ء میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور آج تک اسی ماحول سے منسلک ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں سالانہ اجتماعات اور بیرونی ممالک میں مدنی ماحول کی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ ان بیانات میں علامہ احمد حسن نوری علیہ الرحمۃ کا رنگ موجود ہے جو کہ عام فہم اور سادہ سی مثالوں سے بڑے بڑے مسائل سمجھا دیتے تھے۔

خطابت

آپ جہاں پورے ملک اور بیرونی ممالک اپنی خطابت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں۔ وہاں آپ ایک ذمہ دار خطیب بھی ہیں۔ اور خطبہ جمعہ باقاعدگی سے پڑھاتے ہیں۔ آپ اس وقت دو مساجد میں خطبہ جمعہ المبارک فرما رہے ہیں۔ جامع مسجد انوار محمدیہ مجاہد کالونی مغلوہرہ میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد باغبانپورہ کی مشہور اور مرکزی مسجد باغیچہ سیٹھاں والی میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اور نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین

شب و روز جس لچال کی باتیں زبان پر ہوں قول و فعل میں ہوں خلوت یا جلوت میں

ہوں وہ لچال اپنے سچے غلام اور شاخوان کو مایوس نہیں فرماتے۔ آپ کو سر کاٹنے نے تین بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوسری بار امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ گیارہ بار عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

دروس قرآن

اس وقت مختلف علاقوں میں قبلہ حافظ صاحب کا ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

دنیاوی شغل:

اس وقت پاکستان ریلوے کے اپرنس ٹریننگ سنٹر میں بطور انچارج اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کلمات اختتام

اللہ تعالیٰ پیکر استقامت علم و حکمت کے روشن چراغ مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان بے نظیر خطیب، حضرت علامہ مولانا حافظ حفیظ الرحمن کو صحت و تندرستی کے ساتھی عمر دراز عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو جاری و ساری فرمائے۔ اور آپ کے علم و فضل میں برکت فرمائے باری تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے اہل علم و عوام کے لئے علمی تشنگی کی سیرابی کا ذریعہ بنائے۔

واللہ اعلم بالصواب

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم الاسلام والمسلمین

محمد نعیم قمر خفی و رضوی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور

پرنسپل جامعہ قمریہ طاہر العلوم شاہ جہاں روڈ عقب تھانہ مغلیہ لاہور۔

فون نمبر 0300-6996016/0300-4046761

تقریظ جلیل

از صاحبزادہ محمد علی کریمی بن علامہ قاری کریم الدین سیالوی

فَإِنَّ أَبِيَّ وَوَالِدَهُ وَعَرُضِيَّ بِعَرُضٍ مُّحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءً

(حسان بن ثابت)

ترجمہ: بے شک میرے والدین اور میری آبرو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آبرو کے لئے تمہارے مقابلے میں تحفظ (ڈھال) ہیں

سید سرواں۔ حامی بے کساں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانا محبت رسول ﷺ کی علامت ہے۔ پس یہ محافل خاص حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم سید اوری کے لئے سجائی جاتی ہیں۔ مگر محبت و تعظیم فقط ذکر شان نبوت سے پوری نہیں ہوتی جب تک اتباع سنت مصطفیٰ ﷺ نہ کی جائے۔

چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي فُرَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَا فَبَجَعَلْ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّخُونَ بِوَضُوءِهِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيُضْطَقْ حَدِيثُهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا اتُّمِّنَ وَلْيُحْسِنِ جَوَادٍ مِنْ جَاوِرِهِ

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب صفحہ ۴۳۸)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی فراد سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ وضو فرما رہے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے وضو کے بہتے ہوئے پانی کو منہ اور سینوں پر ملتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس حرکت پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا۔ سب نے عرض کیا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ خوش آئے وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھے اور اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرے اس کو چاہیے کہ سچ بولے۔ امانت ادا کرے۔

پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرے۔ (پہلی)

حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد منانا جو مسلمان محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ محبت رسول ﷺ کے دعوؤں کو بھی پورا کریں۔ اس کتاب میں ان تقاضوں کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ یعنی یہ نہ ہو کہ سال بعد محفل میلاد کا انعقاد کرنے کے بعد نماز جیسی فرض عبادت سے غافل ہو جائے۔ اور یہ سمجھے کہ میری دیگر عبادت کے لئے یہ محفل کافی ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ”میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر انکار کرنے والا امتی نے عرض کیا ایسا کون ہے۔ فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ انکار کر نوالا ہے۔ (بخاری شریف)

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمن حفظہ اللہ تعالیٰ نے محفل میلاد النبی ﷺ کے منانے کے دلائل کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف بھی راہ دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نسخہ کیمیاء

نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک یہ بھی انداز ہے کہ اسلامی کتب عام کی جائیں۔ کہ جب تک یہ کتب باقی رہیں گی لوگ پڑھ کر فائدہ حاصل کرتے، ہیں گے۔ ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی رہیں گی۔ اور اگر انتقال بھی کر گئے تو مرنے کے بعد بھی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس پر فتن دور میں جبکہ بدعتیہ کی کاسیلاب بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس کتاب کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ تو آئیے اس سلسلے میں ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (۱) مختصر حضرات (۲) دینی محافل کا انعقاد کرنے والے افراد۔ اسکول و کالج۔ دینی مدارس۔ ایصال ثواب کی محافل پر تقسیم کرنے والے رعایتی قیمت پر کتاب خریدنے کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

0300-9461943, 0313-4018936, 0321-4027626

مقدمہ

انسان کی ولادت سے پہلے کسی کے علم میں نہیں ہوتا ہے کہ کون آرہا ہے۔ جب ولادت ہو جاتی ہے تو نام رکھا جاتا ہے۔ اگر دنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دے تو بڑا نام پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر موت آ جاتی ہے ایک دم شورا مٹتا ہے۔ کہ فلاں کا انتقال ہو گیا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جدائی کا غم کبھی ختم نہ ہوگا۔ مگر چند دن کے بعد ذکر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ ذکر تو کیا شکل تک بھول جاتی ہے۔ مثلاً آج اگر ہم سے کوئی سوال کرے کہ تمہارے دادے کے دادا کا کیا نام تھا؟ تو شاید ہی ہم میں سے کوئی بتلا سکے

لیکن اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کو عام انسان اور اپنے جیسا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس لئے کہ انسانیت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ جب آپ علیہ السلام کی تخلیق ہوئی روح پھونکی گئی آپ علیہ السلام کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف نگاہ کی عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ترجمہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ عرض کرنے لگے اے مالک و مولا عزوجل یہ کس کا نام ہے۔ جو تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے آدم علیہ السلام یہ تیری اولاد میں سے ہوگا۔ مگر سب جن و انس کا سردار ہوگا۔ اے آدم علیہ السلام اگر اس کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں نہ زمین پیدا کرتا نہ آسمان نہ عرش نہ بتا نہ لوح نہ کرسی بلکہ اگر اس کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کا اظہار ہی نہ کرتا۔

پھر عالم ارواح میں تمام ارواح انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے زمانے میں سرکار ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد جو نبی علیہ السلام تشریف لارہے ہیں۔ ان کا نام آسمانوں پر احمد ہے۔ اسی کائنات میں ابھی جلوہ گری نہیں ہوئی مگر ذکر پہلے ہی جاری تھا۔

پھر جس نور کی خلقت سب سے پہلے ہوئی۔ وہی نور بارہ ربیع الاول پیر کے دن صبح

صادق کے وقت لباس بشری میں اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے جن کی جلوہ گری نے پوری کائنات میں انقلاب برپا کر دیا۔ پھر کل نفس ذالذہ الموت کے تحت موت کا مزہ چکھا مگر ان کی موت اپنی موت کی طرح نہ سمجھی چاہیے۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی موت آتی ہے مگر صرف ایک آن کے لئے پھر ان کی زندگی اسی طرح بلکہ اس زندگی سے بہتر زندگی ان کو عطا کی جاتی ہے۔

اللہ عزوجل نے قرآن پاک سورۃ النحل کی آیت ۹۷ میں ارشاد فرمایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنفَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
ترجمہ کنز الایمان: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی دلا دیں گے۔

سرکارِ مصطفیٰ ﷺ کے غلام کو مومن کہتے ہیں اور اگر غلام کی یہ شان ہے تو سرکارِ مصطفیٰ ﷺ کا عالم کیا ہوگا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کا ذکر کم ہونے کی بجائے بلند ہی ہوتا چلا گیا۔

اس لئے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشر ۴ پارہ ۳۰ رکوع ۱۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

بلکہ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

وَلَاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوَّلٰی (الضحیٰ ۴ پارہ ۳۰ رکوع ۱۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

یعنی وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ذکر کم ہونے کی بجائے ذکر بلند ہوتا جا رہا ہے۔ محفل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پیدا کی جائے۔ اور نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا نہ سمجھا جائے۔ جب حاکم کی

عظمت دل میں پیدا ہو جائے تو حکم ماننا آسان ہو جاتا ہے۔ سرکارِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا حقہ نہ کوئی بیان کر سکا نہ بیان کر سکے گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پروانہ شمع رسالت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں کہ

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور

تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
بے شک یہ کتاب نگاہ مصطفیٰ ﷺ کے کرم سے تحریر کی ہے کیونکہ بعض حضرات شاید یہ سمجھتے ہوں کہ ہم نے سال میں ایک مرتبہ محفل میلاد النبی ﷺ سجا لی ہے اب ہم بے فکر ہو جائیں لہذا اب ہمیں نہ نماز کی ضرورت ہے اور نہ ہی روزے کی۔ لہذا سارا سال گناہ کرتے جاؤ۔ محفل میلاد کے صدقے بخشش ہو جائے گی۔ حالانکہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے منانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کیا حالات تھے۔ پھر آپ ﷺ کی جلوہ گری ہوئی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر وہی جو پہلے ہزن تھے رہبر و رہنما بن گئے۔ جو قتل و غارت لوٹ مار لوگوں کے حقوق غضب کرنا۔ جو اکیلے شراب پینا زنا کرنا بچیوں کو قتل کرنا۔ حق سمجھتے تھے۔ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہدایت کے ستارے بن گئے۔

آج پھر وہی دور آ گیا کہ ہم نے سرکارِ مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا۔ ہمارے اندر پھر وہی جہالت گمراہی بے راہ روی نے جہنم لیا۔ اسی وجہ سے ذلت اور رسوائی ہمارا مقدر بن چکا ہے۔ آؤ مسلمانو اگر وہی عزت و عظمت چاہتے ہو تو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کا دامن تھام لو۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کتاب کو امت مسلمہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ میں ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کو سراہا۔ اللہ عزوجل سرکارِ مصطفیٰ ﷺ

کی ساری امت کی خیر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

طالب دعا

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی

138-A رحمانی روڈ مغلیہ پورہ لاہور 0300-9461943

☆.....☆.....☆.....☆

(الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)

سنت کی بھاریں

الحمد للہ عز وجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہمے مہمے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سیکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹنے۔ مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں بھر اجتماع جامعہ مسجد محمدیہ حنفیہ سوڈیوال میں ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء شروع ہو جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں آپ بھی سنتوں بھر سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبہ المدینہ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ اس پر استقامت پانے کے لئے کارڈ پر کر کے اپنے علاقے کے دعوت اسلامی کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ انشاء اللہ عز وجل آپ کی زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

درود تاج کی حقیقت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ وَآصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ وَآصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللَّهِ

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ عز وجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ عز وجل اس کو دو انعامات عطا فرماتا ہے پہلا انعام اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔ اور دوسرا انعام یہ کہ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ یہ دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۱۰۵ الترغیب والترہیب صفحہ ۳۹۵ جلد ۲)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو بندہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے وہ اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ تعزید ارشاد فرمایا قیامت کے روز تین افراد عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ کہ جس وقت کسی اور شئی کا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا۔ (۲) مسلمان بھائی کی مصیبت میں مدد کرنے والا (۳) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا۔ (۴) القول البدیع صفحہ ۱۲۳ سعادة الدارين صفحہ نمبر ۶۳)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے تو یوں سمجھئے جیسے وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ اور جس نے میرا ذکر سنا اور مجھ پر درود پاک پڑھا یوں سمجھئے جیسے اسے جنت کے راستے کا علم ہو گیا۔ (سعادة

مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے عقیدت اور محبت کے ساتھ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل اس کے 80 سال کے گناہ معاف فرمادیتا ہے (جامع الصغیر صفحہ ۳۲۰) بے شک درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ اس سے بڑی فضیلت اور کیا ہوگی کہ یہ وہ کام ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان مشترک ہے۔ بلکہ فرشتے بھی اس کام میں شریک ہیں۔ جیسے قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶ پارہ نمبر ۲۲)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

درود کون سا پڑھیں

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ درود کون سا پڑھا جائے۔ کیونکہ بعض افراد کہتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اور کوئی درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے بعض کہتے ہیں کہ یہی اصلی باقی سب نقلی ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہی درود پاک سب سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل بھی یہی درود پاک پڑھتا ہے۔ (معاذ اللہ) کوئی کہتا ہے یہی درود شریف قرآن میں آیا ہے۔

میں نے ایک بندے سے پوچھا بھائی وہ کون سا پارہ ہے جس میں درود ابراہیمی لکھا ہوا ہے کہنے لگا پوچھ کر بتاؤں گا۔ آج تک وہ بتا نہیں سکا۔ دوسرے سے میں نے پوچھا بھائی تمہیں درود ابراہیمی کا ترجمہ آتا ہے کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا اسی لئے ایسی جاہلانہ گفتگو کر رہے ہو۔ درود ابراہیمی میں تو پڑھا جاتا ہے اللھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ درود بھیج اور محمد ﷺ کے۔ میں نے کہا یہ تو ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ درود بھیج اور محمد ﷺ کے۔ جب اللہ عزوجل پڑھے گا اے اللہ درود بھیج تو کیا اللہ عزوجل کا بھی کوئی اللہ ہے۔ وہ بے چارہ پریشان ہو گیا اور معافی مانگنے لگا۔

تیسرے سے میں نے پوچھا بھائی تم کہتے ہو درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہ پڑھو یہ تو بتلاؤ کہ درود پڑھا کس پر جاتا ہے؟ جلدی سے کہنے لگا محمد ﷺ پر۔ میں نے کہا یہی ابھی تو تو کہتا تھا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہ پڑھو۔ کیا صلی اللہ علیہ وسلم درود ابراہیمی ہے۔ بے چارہ پریشان ہو گیا۔ میں نے کہا قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (الصف: ۲، پارہ ۲۸)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔

مفہوم یہ ہے کہ وہ بات کسی کو کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔ تمام احادیث کی کتابوں میں جہاں بھی سرکار ﷺ کا اسم گرامی آیا ہے۔ وہاں درود ابراہیمی کی بجائے صلی اللہ علیہ وسلم ہی تحریر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی مقرر بیان کرتا ہے۔ دوران بیان پیارے آقا ﷺ کا نام نامی اسم گرامی کے ساتھ یہی درود پڑھتے ہیں۔

لہذا یہ کہنا کہ درود ابراہیمی ہی اصل ہے۔ باقی سب نقل ہیں۔ یہ سب کم علمی کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ پھر ذہن میں سوال پیدا ہوگا کہ کون سا درود پاک پڑھا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس درود کا حکم اللہ عزوجل نے ایمان والوں کو قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ وہی پڑھا جائے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(الاحزاب: ۵۶ پارہ ۲۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اللہ عزوجل نے درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا تو جس درود میں درود و سلام آجائے بغیر کسی شک و شبہ سے پڑھنا چاہئے۔ جس طرح۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوْنِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ اِیْ طَرَحَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ

وَسَلِّمْ

صَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

یہاں درود بھی ہے اور سلام بھی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو درود پڑھے گا اسے دس نیکیاں ملیں گی اور جو سلام پڑھے گا اسے دس نیکیاں سلام کی بھی ملیں گی۔ لہذا کوئی بھی درود ہو کسی بھی صیغے کے ساتھ پڑھا جائے اس میں درود اور سلام ہو تو پڑھنا بالکل درست ہوگا۔ چاہے اس کے الفاظ حدیث شریف میں لکھے گئے ہیں یا نہیں۔ بلکہ درود ابراہیمی میں درود کا لفظ ہے سلام کا نہیں۔ ذرا غور سے پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر یہ بھی سوال پیدا ہوگا کہ اس میں سلام نہیں تو نماز میں کیوں شامل کر دیا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نماز میں افضل ہے۔ اسلئے کہ التحیات میں ہم پہلے سلام کہتے ہیں۔ جیسے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور درود بعد میں تو دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب نماز جنازہ میں پڑھتے ہیں تو اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج اوپر محمد اور آل محمد کے جس طرح تو نے درود اور سلامتی اور برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

کیونکہ نماز جنازہ میں التحیات نہیں پڑھی جاتی۔ اس لئے یہاں درود و سلام اکٹھا پڑھا جاتا ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں اگر کوئی اپنی مادری زبان میں بھی درود و سلام بھیجتا ہے تو اس کا بھی ثواب ہے۔ جیسے

بروح محمد علیہ السلام

ہزاراں درود ہزاراں سلام

یا حبیب سلام علیک

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

اگر کوئی پھر بھی نہ مانے تو عرض ہے کہ انگریز کہتا ہے Muhammad (Peace be upon him) یہ الفاظ تو حدیث میں نہیں ملیں گے حالانکہ پڑھنے والے کو اجر ملے گا۔

بے شک حدیث مبارکہ میں درود ابراہیمی کی فضیلت موجود ہے کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا حکم ہوا کہ درود و سلام پڑھو تو ہم کس طرح پڑھیں۔ تو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا درود ابراہیمی پڑھو گے تو درود پڑھا جائے گا اور السلام علیک ایہا النبی کہو گے تو سلام بھی ہو جائے گا۔ لیکن جب نماز کے باہر درود و سلام کو اکٹھا کرنا چاہیں تو کس طرح ہوگا؟ تو انہیں سے معلوم ہوا کہ جس میں درود و سلام موجود ہو۔ چاہے اس کے الفاظ حدیث میں آئے ہوں یا نہ آئے ہوں۔ پڑھنا جائز ہے۔ اور باعثِ نجات بھی ہے۔

قرآن مجید میں 114 سورتیں ہیں جو فضیلت سورۃ اخلاص کو یا سورۃ یٰسین کو یا آیت الکرسی کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کے علاوہ دوسری آیتیں تلاوت کریں ہی نہ۔ بلکہ ہر گل دارنگ و بود دیگر است۔ تمام سورتیں کلام الہی ہیں۔ اور یہ پھولوں کی طرح ہیں۔ اور ہر پھول کی خوشبو جدا جدا ہے۔ بالکل اسی طرح ہر درود پاک اپنی جگہ مسلم ہے۔ اور اپنے اپنے مقام پر فضیلت کا حامل ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

مندرجہ بالا درود پاک کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا کہ یہ خود ساختہ ہے کچھ افراد کہتے ہیں کہ یہ فیصل آبادی درود پاک ہے۔ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایجاد کیا تھا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بغیر تحقیق کے ایسی بات کرنا الزام تراشی کرنا ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہنے کا ثبوت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَشَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ أَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۰، مصابیح النہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۱۷، سنن دارمی جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۰ جامع ترمذی جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۰۲، المستدرک جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۲۰، سیرت حلبیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۶۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ مکہ کے گرد و نواح سے نکلا تو درخت اور پہاڑ آپ کا استقبال کرتے اور کہتے السلام علیک یا رسول اللہ (مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ الہدی کے اندر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو جائز قرار دیا ہے۔ صفحہ ۲۴)

حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے کہا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ (شمائل امدادیہ صفحہ ۵۲)

اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام مکاتب فکر کی جج اور عمرہ کے سلسلے میں تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت کون سا درود پاک پڑھنا افضل ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل مندرجہ بالا درود پاک ہی تحریر شدہ ملے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ وہاں پڑھنا جائز ہے یہاں پڑھنا جائز نہیں۔ منع کرنے والے کو دلیل پیش کرنی چاہیے۔ اس کو جاننے کے لئے میری کتاب شرک کیا اور بدعت کی حقیقت۔ کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ عزوجل بہت فائدہ ہوگا۔

چند درود پاک بمع فضائل کے تحریر کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ پتہ چل جائے دیگر درود و سلام کے فضائل بھی موجود ہیں۔

درود برائے مغفرت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ
فضیلت: تاجدارِ عرب و عجم ﷺ نے فرمایا! جو شخص یہ درود پاک پڑھے
اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے
جائیں گے۔

دیدار مصطفیٰ ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
فضیلت: بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی
رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک دفعہ پڑھے گا۔ موت کے وقت سرکار
مدینہ ﷺ کی زیارت کریگا۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا سرکارِ مدینہ ﷺ اسے قبر میں
اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔

ہزاروں تک نیکیاں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

فضیلت: مزرع الحسنات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر
فرشتے ایک ہزاروں تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوةٌ

دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ (دلائل الخیرات صفحہ ۱۰۱)

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف کا ثواب حاصل ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے جو اس درود شریف کو ہر روز ہزار بار پڑھے گا۔ وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہوگا۔ اس درود کو صلوة السعادت بھی کہتے ہیں۔

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنَّا (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَا هُوَ أَهْلُهُ
فضیلت: یہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (طبرانی)

خزینہ فضائل و برکات

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِلَهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فضیلت: یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے ۱۰۰ بار پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کہیں گے کہ درود و سلام کے بارے میں ہمیں علم ہو گیا۔ کہ درود و ایما جی کے علاوہ دوسرے درود بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہمیں آپ یہ بتلائیں کہ درود تاج کہاں سے آگیا؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟

تو اس سلسلے میں آپ سے گزارش کروں گا۔ کہ اگر کوئی بندہ آپ کے پیر صاحب کا نام پوچھے تو آپ یہ نہیں بتائیں گے کہ میرے پیر کا نام غلام محمد ہے۔ بلکہ کوشش کریں گے کہ اپنے پیر صاحب کا نام بتانے سے پہلے کچھ القاب لگائیں۔ کہ میرے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف رموز حقیقت اس قسم کے القاب استعمال

کرنے کے بعد آپ ان کا نام بتلائیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی آپ کے استاد صاحب کا نام پوچھے تو آپ کوشش کریں گے کہ استاد صاحب کا نام بتلانے سے پہلے کچھ القاب لگائیں۔ کہ میرے استاد گرامی، حضرت علامہ مولانا حافظ قاری شیخ الحدیث شیخ القرآن مفتی عالم باعمل وغیرہ وغیرہ القاب استعمال کریں گے۔ پھر کہیں جا کر ان کا نام بتلائیں گے۔

بلکہ کبھی موقع ملے تو اشتہار پر تحریر کردہ ناموں کا مطالعہ کریں۔ ایک مقرر کا نام لکھنے سے پہلے کتنے القاب استعمال کئے جاتے ہیں۔ حضرت علامہ مولانا خطیب پاکستان، واعظ خوش بیان مئیس العلماء پھر جا کر کہیں اس مقرر کا نام لکھا جاتا ہے۔ ایسا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں اس کی قدر و منزلت پیدا ہو جائے کہ جس کو جواتنے القاب حاصل ہیں اس کا بیان کیسا ہوگا؟ اس کا مقام کتنا بلند ہوگا؟ اس کا دیدار کتنی فضیلت کا حامل ہوگا؟

ایسے ہی سمجھئے کسی عاشق مصطفیٰ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جس نبی علیہ السلام کا تو نے کلمہ پڑھا ہے اور نام سنتے ہی تیرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ اور تو دل و جان سے ثناء ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس نبی علیہ السلام کا نام ہمیں بھی بتلا دے۔ دیوانہ نام بتلانے سے پہلے کچھ القاب استعمال کر رہا ہے۔ تاکہ نام سننے سے پہلے میرے آقا ﷺ کی عظمت اس کے دل میں پیدا ہو جائے کہ جس ہستی کا میں نے کلمہ پڑھا ہے۔ وہ کوئی عام انسان نہیں۔ بلکہ وہ ایسے کمالات کا حامل ہے جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔

عاشق مصطفیٰ ﷺ کا نام بتلانے لگا ہے۔ جس کا میں نے کلمہ پڑھا ہے اس کا نام صَاحِبِ النَّاجِ وَالْمُعْرَاجِ، وَالْبَرَّاقِ وَالْعَلَمِ پوچھنے والا پوچھتا ہے بھائی نام بتلاؤ۔ کہتا ہے نام بتلاؤں۔ ذَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْفَقْهَ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ بھائی نام کیا ہے کہتا ہے اسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنْقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ میرے محبوب کا نام ہے سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، آپ کا جِسْمُ مُقَدَّسٌ مُعْطَرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحَى بَدْرُ الدُّجَى صَدْرُ الْعُلَى نُورُ الْهُدَى

كَهْفِ الْوُرُيْ . مُصْبَاحِ الظُّلَمِ ، جَمِيلِ النِّسَمِ شَفِيعِ الْأَمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ
وَالْكَرَمِ مِرَّةٍ مَجُوبِ كَاوَاللَّهِ عَاصِمُهُ وَجَبْرِئِلُ خَادِمُهُ وَالْبَرَاءِ مَرْكَبُهُ
وَالْمِعْرَاجِ سَفَرُهُ وَبِدْرَةِ الْمُنتَهَى مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبِ
مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودِ مَوْجُودُهُ مِرَّةٍ آقَاسِيْدِ الْمُرْسَلَيْنِ ، خَاتَمِ النَّبِيِّنِ ، شَفِيعِ
الْمُذَلِّبَيْنِ ، أَيْسُ الْغَرَبَيْنِ ، رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ، رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ ، مُرَادِ
الْمُشْتَاقِينَ ، شَمْسِ الْعَارِفِينَ ، سَرَّاجِ السَّالِكِينَ مُصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ ، مُجِبِّ
الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ ، وَالْمَسَاكِينِ ، مِرَّةٍ آقَاسِيْدِ الثَّقَلَيْنِ ، نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ ، إِمَامِ
الْقِبْلَتَيْنِ ، وَسَيِّدِنَا فِي الدُّنْيَا ، صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ ، مَحْبُوبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَيْنِ ، وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ، سَائِلُ كَهْتَايَ بَعْدِي تِلَاوَةً وَهَتْهَايَ كَهْتَايَ تِلَاوَةً
جَلِيْدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ ، أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ .

اس عاشق رسول نے جو نام بتلایا ہم اس کو درود تاج کہتے ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو کسی نے روک دیا ہوگا ورنہ نہ جانے کیا کیا القاب لگا تا جاتا۔ اور اہل محبت کی پہچان ہے کہ جب ان کے سامنے ان کے محبوب کی تعریف کی جائے تو ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ اور خوشی سے جھوم جاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں تعریف کرنے والے نے اپنے علم کے مطابق تعریف کی جب کہ میرے آقا ﷺ اس سے بھی اعلیٰ ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
جن کی دو بوند ہیں کوثر سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے۔ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
وہی لامکاں کے مکس ہوئے سرعرش تخت نشیں ہوئے۔

یہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کے مکاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مفر

جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں
تیرے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحا عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
اور جن کے دل میں محبت نہیں تعریف سن کر ان کے چہرے اتر جاتے ہیں۔ اور

کوشش کرتے ہیں کہ ذکر بند ہو جائے۔ یا خود ہی اٹھ کر چلے جائیں۔
اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہم اپنے پیرومرشد یا اپنے استاد کے نام کے ساتھ

جو القاب لگاتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ ان میں نہ پائے جاتے ہوں۔ ہم عقیدت
واحترام سے لگا دیتے ہیں۔ مثلاً ہم لکھ دیتے ہیں کہ شمس العلماء یعنی جس طرح سورج سے

سب روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح علماء ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ ممکن ہے
کہ وہ ایسے نہ ہوں۔ اسی طرح واعظ خوش بیان یا شعلہ بیان حالانکہ وہ شعلہ بیاں نہیں۔ مگر

عقیدت سے لکھ دیا جاتا ہے
لیکن وہ لقب لقب ہی نہیں جو میرے آقا ﷺ میں نہ پایا جاتا ہو۔ اور حضرت علامہ

بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں۔ جس کو کئی پڑھنے والے ولی اللہ
بن گئے۔ اور سرکارِ دو عالم نور محمد ﷺ نے خواب میں خود یہ نعت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ

علیہ سے سنی۔ اور خوش ہو کر ان کے جسم پر اپنا دست اقدس پھیرا جس سے ان کی بیماری
دور ہو گئی۔ اور انعام کے طور پر چادر بھی عنایت فرمائی۔ تو جب بیدار ہوئے تو بیماری غائب

ہو چکی تھی۔ اور چادر موجود تھی۔
اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ تجھے جو بھی لقب اچھا نظر آئے یا ملے تو اکسیں دو باتوں

کا خیال رکھنا کہ ایک تو سرکار ﷺ کو اللہ مت کہنا۔ اور دوسرا ان کو اللہ عزوجل کا بیٹا نہ کہنا۔
اس کے علاوہ تجھے جو بھی اچھا نظر آئے۔ خود میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

نسبت کرو۔ کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو کمالات فردا فردا دیئے گئے ہیں۔ وہ تمام کے تمام بلکہ ان سے بھی زیادہ کمالات اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو عطا فرمائے۔

☆.....☆.....☆.....☆

- 1- جب میری امت میں بے حیائی سرعام ہوگی تو اللہ عزوجل ان کو ایسی پیاریوں میں مبتلا فرمائے گا جس کے نام اور تذکرے پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔
 - 2- جب میرے امتی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور نظام حکومت اپنالیں گے تو ان کے ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔
 - 3- جب میرے امتی ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کر دیا جائے گا۔
 - 4- جب میرے امتی زکوٰۃ دینا بند کر دیں گے۔ تو اللہ عزوجل ان پر بارانِ رحمت نازل فرمانا بند کر دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے پیش نظر چوپائے بہائم نہ ہوتے تو ایک قطرہ بھی ان پر نہ برساتا۔ جو مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔
 - 5- جب میرے امتی وعدہ خلائی شروع کر دیں گے تو غیر مسلم حکمران ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔
- پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ پر غور و فکر کریں۔ اور اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کریں اپنی اصلاح کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات پر عمل کریں۔ اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں۔

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِبِ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِبِ يَا نُوْرَ اللَّهِ
فضائل درود شریف:

سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں۔ سلام کرتے ہیں۔ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں۔ تو دونوں کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی اس سے پہلے نہ سمجھے کہ نماز کی ضرورت نہیں۔ روزے کی ضرورت نہیں۔ بس سلام کرے تو سارے گناہ معاف۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کبیرہ گناہوں کی معافی کا طریقہ جدا ہے۔

(نزهة الناظرین صفحہ ۳۱۔ سعادة الدارين صفحہ ۱۲۷۔ الترغیب والترہیب صفحہ ۵۰۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

میلاد کی حقیقت:

میلاد سے مراد ولادت کا بیان ہے لہذا ایسی محفل جس میں سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی ولادت آپ کے معجزات کمالات کا بیان ہو اس محفل کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کا نام دیا جاتا ہے۔

نام کی حکمت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند معجزات عطا فرمائے جن کا ذکر قرآن مجید

فرقان حمید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُخِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَنْبِئُكُمْ بِمَآئِكَتِكُمْ وَمَوَاتِكُمْ وَفِي بُيُوتِكُمْ ثُمَّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (ال عمران: ۴۹) پارہ نمبر ۳

ترجمہ کنز الایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھوں اور سفید داغ والوں کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چند معجزات عطا کئے گئے۔ جب آپ نے مٹی سے پرندہ بنایا اس میں پھونک ماری تو وہ سچ سچ کا پرندہ بن گیا۔ اللہ عزوجل کے حکم سے۔ اس کے علاوہ مادر زاد اندھے اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا افراد کو ہاتھ پھیرا وہ بھی تندرست ہو گئے۔ اس کے علاوہ مردے سے کہا زندہ ہو جا تو وہ بھی اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو گیا۔ پھر غیب کی خبریں بتانے لگے۔ فرماتے تم جو کچھ کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں چھوڑ کر آؤ میں یہیں بیٹھے تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔

جب لوگوں نے چند معجزات دیکھے تو کسی نے انہیں خدا کہہ دیا تو کسی نے انہیں خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ اس طرح وہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ اللہ عزوجل کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ہمارے اکابرین پر جنہوں نے ہمیں گمراہ ہونے سے بچالیا۔ کہ انہوں نے سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چند معجزات دیکھ کر لوگوں نے ان کو خدا عزوجل اور کسی نے ان کو خدا عزوجل کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ تو جوان کے بھی امام ہیں۔ یعنی امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ سراپا معجزہ ہیں۔ یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک سراپا معجزہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مردوں

کو زندہ کرتے تھے اور یہ ایسے محبوب ﷺ ہیں کہ اشارہ کریں تو پتھروں میں بھی حیات پیدا ہو جائے۔ وہ بھی بولنا شروع کر دیں۔ آپ ﷺ کا حکم ہو تو درخت بھی دوڑ کر آجائیں۔ بلکہ آپ ﷺ کے عشق میں کھجور کا تار رو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکال کر دکھایا۔ اور یہ ایسے بے مثل رسول ہیں کہ اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے دکھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفاء یاب کر دیتے تھے۔ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے قد میں شریفین سے خاک مس ہو جائے تو وہ خاک شفاء بن جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا دیدار کرنے سے عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ جبکہ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کا نام سن کر ہی لوگ اپنی گردنیں کٹا دیتے ہیں۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کھا کر آؤ یا گھر چھوڑ کر آؤ وہ بتلاتے ہیں اور سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ اولین و آخرین کی خبریں دیتے ہیں۔ ان کے حکم سے سورج و چاند حرکت میں آجاتے ہیں۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چ گیا

آپ ﷺ کے اشارے سے بادل پھٹ جائیں اشارہ فرمائیں تو بارش برسا شروع ہو جائے۔ اشارہ کریں تو چشمے جاری ہو جائیں۔ یعنی ان گنت معجزات عطا فرمائے۔ ان معجزات کو دیکھ کر لوگ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ ان کو بھی خدا عزوجل یا خدا عزوجل کا بیٹا نہ کہنا شروع کر دیں۔ انھوں نے پہلے سے ہی اس کا اہتمام کر دیا کہ اس محفل کا نام ہی محفل میلاد رکھ دیا۔ تاکہ اس باکمال ہستی کا ذکر سن کر یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ ہستی پیدا بھی ہوئی ہے۔ ان کے والد کا نام عبد اللہ ﷺ اور ان کی والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ عزوجل کی شان ہے۔

ولادت کا وقت آیا تو ان کی والدہ پر کیا گزری۔ پھر جب ولادت ہوئی تو ان پر غلاط کا خول چڑھا ہوا تھا۔ کوئی ان کو دیکھنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ پھر دائی نے اس کو غسل دیا۔ غلاط کا خول اتارا۔ سرمہ لگایا۔ پاؤں لگایا۔ پھر کہیں جا کر ان کا چہرہ دکھانے کے قابل ہوا۔ بلکہ اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ اپنا میلاد بیان کریں تو کوئی بھی اپنا میلاد بیان کرنا پسند نہیں کرے گا بلکہ میں بھی اپنا میلاد بیان کرنا پسند نہیں کروں گا اسی طرح بڑے بڑے جاگیر داروں سرمایہ داروں کا میلاد بیان نہیں کیا جاتا تو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کا میلاد ہم کیوں بیان کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو ہر عیب اور نقص سے پاک بنایا ہے۔

سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ سرکارِ ﷺ کے شاخواں ہیں۔ جن کے لئے سرکارِ ﷺ نے منبر شریف بچھوایا۔ اور حکم ارشاد فرمایا اے حسان ﷺ اس منبر پر بیٹھ کر ہماری نعت پڑھو۔ تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو نعت پڑھی۔ اس کے اشعار آج بھی کتب احادیث کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
ترجمہ آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ آپ جیسا حسین و جیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتُ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(دیوان حسان بن ثابت)

ترجمہ: اللہ عزوجل نے آپ کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے گویا جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی رب تعالیٰ نے بنادیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں (حدائق بخشش)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کر رہے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ دیکھے بھی بھلا کس طرح جبکہ ایسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب اور ہر نقص سے پاک بنایا ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر شئی اپنی مرضی سے بنائی۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (ال عمران: ۷، پارہ ۳)
ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے لیکن یوں لگتا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت پڑھ رہے ہیں۔ اور سرکارِ ﷺ ان کیلئے دعا کر رہے ہیں۔

اللَّهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ میرے حسان کی جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے مدد فرما۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر حسان بن ثابت ﷺ غلط بات کہہ رہے ہوتے تو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ منع فرمادیتے لیکن نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے منع نہ فرمایا بلکہ ان کیلئے دعائیں فرمائیں۔

میلاد پاک منانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پہلو جو میرے اور آپ میں نقص والے ہیں میرے آقا ﷺ کے اندر وہی پہلو دیکھیں تو عظمتیں نظر آئیں ہیں۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل نے ان کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے۔

ولادت کے موقع پر انوار و تجلیات

عموماً عورتیں جب امید سے ہوتی ہیں۔ تو ان کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں امید سے ہوئی تو مجھے خواب آئے مگر ڈراؤنے نہیں۔ بلکہ میرے خواب میں کبھی حضرت آدم علیہ السلام کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی حضرت نوح علیہ السلام کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کبھی حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت بی بی آسیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا تو کبھی بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لاری ہیں۔ اور جو بھی آتا ہے۔ خوشخبری ہی سنارہا ہے۔ کہ اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے مبارک ہوتیرے گھر امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لارہے ہیں۔ (مولد العروس صفحہ ۳۱)

پھر موم ہو جاتے ہیں

ولادت سے قبل عورتوں کے لئے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ کہ میرے لئے چلنا پھرنا دشوار نہیں ہوا بلکہ میرے اندر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نور منتقل ہوا مجھ سے کرامتوں کا ظہور ہونا شروع ہو گیا۔ فرماتی ہیں جب میں چلتی تو میرے پاؤں کے نیچے اگر پتھر بھی آ جاتا تو وہ بھی موم ہو جاتا۔

کنویں کا پانی خود کناروں پر

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کنویں سے پانی بھرنے جاتی۔ میری سہیلیاں رسی اور ڈول کی مدد سے کنویں سے پانی نکالتیں۔ لیکن جب میری باری آتی تو پانی خود ہی کناروں پر آ جاتا۔

اجالا ہی اجالا ہو گیا دیکھو

جب ولادت کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ گھر میں ہر سوانہ حیرا تھا۔ اتفاقاً دیئے میں جلانے کے لئے تیل بھی موجود نہیں تھا۔ علماء کرام نے اس میں حکمت یہ بیان فرمائی کہ اگر ایسے گھر میں ولادت ہوتی جس میں پہلے سے ہی روشنائیاں ہوتیں تو سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا پتہ چلنا مشکل ہو جاتا۔ پھر منکرین نے کہا تھا کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا کمال نہیں بلکہ وہاں تو پہلے سے ہی روشنی موجود تھی۔ اللہ عزوجل نے بیجا ہی اس گھر میں جہاں جلانے کے لئے تیل بھی موجود نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ ﷺ جلوہ گر ہوئے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔

خَوَجَ مَبْنَى نُورٍ ترجمہ: مجھ سے نور نکلا
ایسا نور نکلا جس سے مشرق و مغرب چمک اٹھے۔ روشن ہو گئے۔ اس روشنی میں میں نے شام کے محلات دیکھ لئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی میں والدہ ماجدہ نے شام کے محلات دیکھ لئے اس نور والے کی اپنی بصارت کا عالم کیا ہوگا۔ جسم اطہر پر کوئی غلاظت نہ تھی۔ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ آنکھوں میں قدرتی سرے کی وحاری تھی۔ حسن و جمال کے پیکر نے کائنات میں جلوہ گر ہوتے ہی سجدہ کیا۔

رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود یادگار کی امت پہ لاکھوں سلام سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اپنی امت کو یاد کیا۔ اس میں نبوت کا اظہار بھی ہو گیا۔ کہ امت ہوتی ہی نبی علیہ السلام کی ہے۔ اور دوسرا امت سے محبت کا اظہار بھی فرما دیا۔

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

حضرت عبدالمطلب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان خانہ کعبہ کا طواف کرنے میں مشغول تھے۔ اتنے میں دیکھا کہ کعبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف جھلکائی چلا جا رہا ہے۔ حیران ہو گئے جلدی سے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک فرشتہ انسانی صورت میں ملا اس نے آپ کو پوتے کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرما دیا کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔

اللہ عزوجل نے بھی خوشی منائی

عرب میں یہ دستور تھا کہ بچے کی ولادت پر خوشی منائی جاتی تھی۔ جب کہ بچی کی ولادت پر صرف ماتم بچھتی تھی۔

وَاذْبُشِّرْ أَحَدَهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظِلٌّ وَجْهُهُ مُسْوَدٌ وَهُوَ

کَظِيمٌ (النحل: ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی۔ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

اللہ عزوجل کو یہ پسند نہ ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو اور گھروں میں صف ماتم بچھے اللہ عزوجل نے اس رات جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ سب کو بیٹے عطا فرمائے۔ ہم خوشی کے موقع پر لذت و تقسیم کرتے ہیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں بیٹے تقسیم فرمائے۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے

ولادت کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ موجود تھی۔ اس نے بھی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف پایا۔ اللہ عزوجل نے ان کی آزادی کا اہتمام کر دیا۔ جب ابولہب کو ان کی لونڈی نے بھتیجے کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔ اس نے خوش ہو کر اس کو آزاد کر دیا۔ (سیرت رسول عربی، مشکوٰۃ المصابیح بخاری شریف جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۹۴)

حضرت دانی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قسمت جاگ اٹھی۔ اس کے حصے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی سعادت آئی جب کہ آپ بڑی کمزور تھیں۔ صرف ایک پستان سے دودھ آتا تھا سواری بھی بڑی کمزور اور گھر کی حالت بھی بڑی پتلی تھی۔ یہاں تک کہ کئی کئی دن چراغ نہیں جلایا جاتا تھا۔

دانی حلیمہ کے بھاگ جاگے

علمائے کرام نے اس میں حکمت یہ ارشاد فرمائی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پتہ ہی اس طرح چلنا تھا۔ کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا اس قدر نورانی تھا کہ میں نے آج تک ایسا حسین بچہ نہ دیکھا تھا۔ گود میں اٹھا کر جب گاؤں کی طرف چلنے لگی تو سوچا کہ پہلے کعبہ کا طواف کر لوں۔ جب حجر اسود کا بوسہ لینے لگی۔ تو حجر اسود پر جھکنے سے پہلے حجر اسود میرے منہ کے

قریب آ گیا۔ پھر جب میں سواری پر سوار ہوئی تو وہ اس قدر تندرست و توانا ہو گئی کہ جو دایاں پہلے سے روانہ ہو چکیں تھیں۔ میری سواری ان سے بھی آگے گزرنے لگی تو انہوں نے پوچھا اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نے سواری تبدیل کر لی ہے فرمانے لگی سواری نہیں بلکہ سوار تبدیل ہوا ہے۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ جہاں جہاں بھی میری سواری گزری وہ جگہ سرسبز و شاداب ہوتی چلی جاتی۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا۔ جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے سہارا ان کا ملا دن میرے گزرتے گئے

گھر کی حالت ہی بدل دی

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی حالت کمزور تھی۔ بکریاں ہیں تو دودھ نہیں دیتی تھیں۔ درخت تھے تو وہ بھی خشک ہو چکے تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ ان کے قدموں کا دھوون درختوں کو ڈالا وہ نہ صرف ہرے بھرے ہو گئے بلکہ پھل بھی دینا شروع کر دیا۔ بکریاں خود ہی گھر سے نکل جاتیں رات جب واپس آتیں تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے۔ جب میں دودھ نکالتی تو برتن ختم ہو جاتے مگر دودھ ختم نہ ہوتا۔ پڑوسنیں پوچھتیں کہ اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! کیا وجہ ہے کہ پہلے تیرے گھر میں کئی کئی دن چراغ روشن نہیں ہوتا تھا اب تو چراغ بجھاتی ہی نہیں۔ اتنا مال کہاں سے لے آئی ہے؟ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا جب سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ میں نے کبھی چراغ جلایا ہی نہیں۔

وہ دیکھو نور برساتا عرب کا تاجدار آیا

ملی راحت یتیموں کو غریبوں کو قرار آیا

سرکار ﷺ کا کھلونا

کوئی بڑے سے بڑا نامی گرامی بندہ ہو۔ اس کے حالات زندگی میں بچپن کے کھلونوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ بھی تاریک پہلو ہے۔ نقص والا پہلو ہے۔ اس لئے کہ کوئی کھلونوں سے کھیلتا تھا۔ تو کوئی ایسی چیزوں سے جن کو ہم اچھا نہیں سمجھتے۔ لہذا یہ پہلو بھی

بیان نہیں کیا جاتا۔ لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے اس پہلو میں بھی عظمتیں نظر آ رہی ہیں۔ چنانچہ

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت چار پائی پر لیٹی ہوئی تھی آسمان پر نظر پڑی۔ چاند بڑی آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اور ستارے جگمگا رہے تھے۔ میں غور سے دیکھنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ چاند بھی دائیں جھک جاتا ہے اور کبھی بائیں جانب۔ میں پریشان ہو گئی۔ اور فوراً سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کیلئے اٹھی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جھولے میں جلوہ افروز ہیں اور انکی کوجس طرف حرکت دیتے ہیں چاند ادر ہی جھک جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن اس واقعہ کو اشعار میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اشارتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلوتا نور کا
کھیتے تھے چاند سے آقا ہمارے اس لئے
کہ یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلوتا نور کا
(حدائق بخشش)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور ہیں ان کا کھلوتا بھی نورانی ہے۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں

کوئی کتنے ہی بڑے عہدے پر فائز کیوں نہ ہو یہ نقص اس کے اندر ضرور موجود ہوگا جب کبھی گرمی میں بیٹھے گا اس کے بدن سے پسینہ نکلے گا۔ اور پھر بدبو آتی شروع ہو جائے گی۔ یہ ہمارے اندر بھی نقص ہے۔ لیکن یہی پہلو سرکار ﷺ میں دیکھیں تو عظمتیں نظر آتی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی میں تشریف فرما ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے پسینہ کثرت کے ساتھ نکلا کرتا تھا لیکن بدبو نہیں خوشبو آیا کرتی تھی

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ مگر خوشبو کے لئے پیسے نہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل دوپہر کھلے منہ والی شیشی لے کر آ جاتا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازو مبارک سے پسینہ مبارک اتار کر شیشی میں ڈال دیا۔ اور ارشاد فرمایا جاؤ دلہن کو لگا دو۔ جب دلہن کو لگایا تو اس میں سے خوشبو آنے لگی۔ یہاں تک کہ اس کی اولاد ہوئی اس میں سے بھی خوشبو آنے لگی۔ ان کا سارا گھر خوشبوؤں سے مہک اٹھا۔ بلکہ ان کا گھر ہی خوشبو والا گھر مشہور ہو گیا۔ (صحیح مسلم طیبہ عرقہ مدارج النبوة اردو جلد اول، صفحہ ۴۷، مدارج النبوة فارسی جلد اول صفحہ ۲۴)

لعاب دہن

جب کسی بڑے دفتر یا ہسپتال میں جائیں تو دیواروں پر اکثر اوقات لکھا ہوتا ہے۔ (Don't spit) یعنی تھوکے نہیں۔ اس لئے کہ میں تھوکوں تو بیماری پھیلے گی آپ تھوکیں تو بیماری پھیلے گی۔ یہ بھی ہمارے اندر نقص ہے۔ لیکن جب یہی پہلو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھیں گے تو عظمتیں نظر آئیں گی۔ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن میں شفا ہی شفا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ میں شریک ہیں۔ تیر آیا آنکھ پر لگا۔ آنکھ کا اندر والا حصہ (ڈیلا) باہر آ گیا۔ ہاتھ پر رکھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ درست فرما دیجئے۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا آنکھ چاہتے ہو کہ جنت۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی خیرات مل ہی جائے گی۔ ذرا آنکھ درست فرما دیجئے۔ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنکھ کا ڈیلا پکڑا اور لعاب دہن لگایا۔ اور ڈیلے کو آنکھ کی جگہ پر فٹ فرما دیا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ ایسی اچھی ہو گئی کہ جیسے کبھی خراب ہوئی ہی نہ تھی۔

یہی لعاب دہن جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑی مبارک پر لگتا ہے تو سانپ کا زہر ختم ہو جاتا ہے۔ یہی لعاب دہن حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لگتا ہے تو اس قدر توانائی آ جاتی ہے۔ کہ ایک ہی ہاتھ سے خیبر کے قلعے کے دروازے کو اکھاڑ دیتے ہیں۔ یہی لعاب دہن اگر کھاری کنویں میں آئے تو اسے میٹھا بنا دیتا ہے۔ یہی لعاب دہن اگر ٹوٹے ہوئے بازو پر لگے تو اسے درست فرما دیتا ہے۔ یہاں تک کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے بول و براز کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو ہم جا کر دیکھتے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا اور کستوری سے بھی اعلیٰ خوشبو وہاں سے آیا کرتی تھی۔ تو محفل میلا د منانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں عظمت رسول ﷺ پیدا ہو جائے۔ ہم نے جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے۔ وہ کتنی عظمتوں کے مالک ہیں۔ جب عظمت دل میں پیدا ہو گئی تو حکم ماننا آسان ہو جائے گا۔ جس طرح ایک پولیس والا سادہ کپڑوں میں کھڑا ہو۔ کسی سے گاڑی سائڈ پر کھڑی کرنے کے لئے کہے تو ہو سکتا ہے اس کی کوئی بات نہ مانے۔ اور جب وہی پولیس والا وردی پہن کا کھڑا ہو اشارہ کرے تو گاڑی ایک طرف کر لی جاتی ہے۔ سادہ کپڑوں میں اس کی عظمت عہدہ اختیار کا پتہ نہ چلتا تھا۔ جب وردی میں آیا تو اس کا تعلق حکومت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس کا عہدہ اور اختیار مد نظر ہوئے۔ تو کہا ماننا آسان ہو گیا۔ اسی طرح محفل میلا د منانے کا مقصد ہے کہ بتایا جائے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ عز و جل سے کتنا تعلق ہے۔ کہ ان کی اطاعت اللہ عز و جل کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النسا: ۸۰)

ترجمہ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ان کی رضا اللہ عز و جل کی رضا ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الضحیٰ: ۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم

راضی ہو جاؤ گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ ان کا بولنا اللہ عز و جل کا بولنا ہے

وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم: ۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ اس سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار

یہ نہ تھے عالم نہ تھا گر یہ نہ ہوں عالم نہ ہو
ان کا امتی بننے کے لیے انبیاء علیہم السلام دعائیں کرتے رہے تو ہم کتنے خوش نصیب
ہیں کہ دعا بھی نہ مانگی اللہ عز و جل نے پیدا ہی آپ ﷺ کی امت میں فرمایا
مفتی اعظم پاکستان کا قول

حضرت علامہ سید ابوالبرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لوگ اللہ عز و جل کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ عز و جل تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اولاد دی، مال و دولت صحت و تندرستی سے نوازا۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان نعمتوں پر اللہ عز و جل کا شکر یہ ادا کرنا کمال نہیں کیونکہ یہ نعمتیں تو اللہ عز و جل کفار کو بھی عطا فرماتا ہے۔ بلکہ اللہ عز و جل کا بدرجہ اولیٰ شکر یہ ادا کرنا ہو تو یوں کہو کہ اے اللہ عز و جل تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ہے۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی نعمت ہیں بلکہ تمام نعمتوں کی جان ہیں۔ جس نے اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر یہ ادا کیا گو یا اس نے تمام نعمتوں کا شکر یہ ادا کیا۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم اس قابل نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیے جاتے۔

اگر بندہ ان پڑھ الیکشن میں کھڑا ہو جائے جب کہ اس کے مد مقابل پڑھے لکھے

ہوں اگر علاقے والے اس ان پڑھ کروٹ دے کر کامیاب بنادیں تو ظاہر ہے کہ کامیاب ہونے والا دن رات ان کی خدمت کرتا رہے گا۔ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں تو اس قابل نہ تھا جس مقام پر انہوں نے مجھے پہنچا دیا ہے۔ لہذا میں ان کی دن رات خدمت کروں تو بھی حق ادا نہ ہوگا۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم اس لائق نہ تھے کہ سرکار ﷺ کے امتی بنا دیئے جاتے۔ رب تعالیٰ نے اتنا بڑا کرم فرما دیا رب تعالیٰ کا ہم کسی طرح بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن کم از کم اتنا تو ہو جائے کہ ہم اس کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دیں۔ اس کی نافرمانی سے بچیں۔ اس کے شکر گزار بندے بن جائیں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

تو آئیے آج اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کریں۔ اور آئندہ اس بات کا پختہ عہد کریں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضاء نہیں ہوگی۔ رمضان المبارک کے روزے رکھیں گے۔ اور آقا ﷺ کی سنت پر چلیں گے۔

نسخہ کیمیاء

جو بندہ نیک بننا چاہتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ برے لوگوں کی صحبت چھوڑ کر نیک لوگوں کی صحبت اپنائے۔ جیسے عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا بھاویں مل نہ لیے حلقے آون ہزاراں
برے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے بھاویں کنج کنج پیسے چنگاں پین ہزاراں

اچھی صحبت کی تلاش ہو تو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

☆.....☆.....☆.....☆

اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
فضائل درود شریف

ایک محدث صاحب دوران بیان فرمانے لگے جو بندہ محفل میں اونچی آواز سے درود پاک پڑھتا ہے اللہ رب العزت اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ تو ایک نوجوان نے اس وقت بلند آواز سے درود پاک پڑھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ یہی محدث صاحب اسے خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان جنت کی سیر کر رہا ہے۔ پوچھنے لگے کہ تجھے کون سا عمل یہاں لے آیا۔ تو مسکرا کر کہنے لگا کہ آپ نے ہی ارشاد فرمایا تھا کہ جو محفل میں اونچی آواز سے درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ تو میں نے اونچی آواز سے درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل نے نہ صرف میری بخشش فرمادی بلکہ جنت میں اعلیٰ مقام بھی عطا کر دیا۔ اور جنہوں نے میری طرف دیکھا دیکھی درود پاک پڑھا اللہ عزوجل نے ان کی بھی بخشش فرمادی۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ بخشش اور جنت کے آپ بھی طلبگار ہیں اور میں بھی طلبگار ہوں۔ تو ذرا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بلند آواز سے درود پاک پڑھئے۔ (القول البدیع)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ان گنت نعمتیں

میرے بیٹھے بیٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کامتی بنایا۔ پیارے اسلامی بھائیو! ویسے تو قرآن مجید میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرما دیا کہ

وَأِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا (پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: اگر تم میری نعمتوں کو گننا شروع کر دو تو تم شمار نہیں کر سکتے۔

اور حقیقت میں دیکھا بھی جائے تو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں ہمارے لئے پیدا فرمائی ہیں۔ دور نہ جائیں ہم اپنے جسم کی طرف ہی دیکھ لیں یہ آنکھ کتنی بڑی نعمت ہے۔ کان کتنی بڑی نعمت ہیں۔ زبان کتنی بڑی نعمت ہے۔ اور یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم اس کی قدر نہیں کرتے۔ کیونکہ کان کی قدر پوچھنی ہو تو بہرے سے پوچھو۔ پاؤں کی قدر پوچھنی ہو تو اس بے چارے سے پوچھو جس کی ٹانگیں نہیں ہیں۔ تو اللہ عزوجل نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ بلکہ ایک بندے کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ناشکری کے کلمات اپنی زبان سے نکال رہا تھا۔ کسی نے کہا بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں ادا کرو۔ اس نے کہا شکر کس چیز کا کروں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے کچھ دیا ہو تو شکر ادا کروں۔ وہ نیک بندہ پوچھنے لگا کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کا دیا ہوا تیرے پاس کچھ نہیں۔ کہنے لگا نہیں۔ نیک بندے نے کہا پھر ایسا کرو دو لاکھ روپیہ لے لو اور اپنی دونوں آنکھیں مجھے دے دو۔ چار لاکھ روپیہ لے لو اور اپنی دونوں ٹانگیں کاٹ کر مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگا جی مجھے یہ سودا قبول نہیں۔ نیک بندہ فرمانے لگا بے وقوف! تو تو کہتا تھا کہ میرے پاس رب تعالیٰ کی دی ہوئی ایک پائی کی چیز نہیں ہے۔ اور تیرے پاس تو لاکھوں کی اشیاء موجود ہیں۔ پھر بھی تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

حقیقی معنوں میں دیکھا جائے تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ اور میں اگر یہ کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کئی نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کو ہم نعمت سمجھتے ہی نہیں۔ اور ہیں وہ بہت بڑی نعمت۔ جیسے ایک بندہ پریشان تھا۔ سرد آہ بھر کر کہنے لگا میری زندگی بے مزہ ہو گئی ہے۔ کسی نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا میں بیمار ہوں اپنے علاج معالجے کے لئے میں نے لاکھوں روپے خرچ کئے باہر کے

ملکوں سے بھی ہو کر آیا ہوں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ وہ پوچھنے لگا تجھے کوئی بیماری ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے منہ میں تھوک نہیں بنتا۔ دوسرا کہنے لگا نہیں بنتا تو نہ بنے پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا۔ بے وقوف تجھے اس کی قدر اس لئے نہیں کہ تیرے منہ میں بنتا ہے۔ مجھ سے اس کی قدر پوچھ کر دیکھو تم تھوک کو فضول سمجھتے ہو۔ حالانکہ یہ تھوک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے اندر تیزابیت ہوتی ہے۔ جب بندہ کھانا کھاتا ہے۔ تو یہ کھانے میں شامل ہو کر پیٹ میں جا کر کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ میرے تھوک نہیں بنتا ہے جیسا کھانا کھاتا ہوں ویسا ہی نکل جاتا ہے۔ ہضم ہوتا ہی نہیں۔ ایمانداری سے بتاؤ کبھی ہم نے تھوک کو بھی نعمت سمجھا ہے۔

میرے پاس ایک مستری کام کرتا تھا۔ میں ریلوے میں ملازم ہوں۔ وہ میرے پاس بیٹھا پریشانی میں مبتلا تھا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا حافظ صاحب میری زندگی بالکل بے مزہ ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ کہنے لگا جب بندہ کھانا کھاتا ہے اس کو ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ زبان پر کوئی چیز رکھیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ میٹھی ہے، کڑوی ہے یا ترش ہے۔ کہنے لگا ذائقہ محسوس کرنے کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ اب میں مٹی کھالوں یا مٹھائی کھالوں ایک جیسی محسوس ہوتی ہے۔ میری زندگی بے مزہ ہو گئی ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو آدمی منہ کے ذائقے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ ورنہ حلق سے نیچے اتر جائے تو سب ایک سا ہو جاتا ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کہ یہ بھی ایک نعمت ہے جس کو ہم نے کبھی نعمت سمجھا ہی نہیں۔ اور کئی بندے جب نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں تو لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ نعمت بندے کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ آنکھ ایک بڑی نعمت ہے۔ کان بھی بہت بڑی نعمت۔ ہاتھ بھی بہت قیمتی نعمت ہے۔ پاؤں بھی بڑی قیمتی نعمت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نعمت پر احسان نہیں جتلیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہیں آنکھیں دی ہیں۔ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہیں کان دیئے ہیں۔ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہارے لئے زمین بنائی۔ آسمان بنایا۔ سورج چاند ستارے بنائے۔ ایسا آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔ اگر احسان جتلیا تو ایک ہی احسان جتلیا فرمایا

اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا (ال عمران: ۱۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مؤمنوں پر کہ ان میں سے ایک

رسول بھیجا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دل میں خیال آیا کہ اے مالک و مولاعزوجل! تو نے اتنی اتنی بڑی نعمتیں دی ہیں۔ مگر احسان نہ جتلا یا۔ لیکن جب محبوب ﷺ کی باری آئی تو تو نے احسان جتلا دیا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! اسکا جواب سننے سے پہلے ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ آپ کے پاس ایک فقیر آجائے کہ میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا کھلا دو۔ تو آپ اس کو جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک روپیہ دے دو اور پھر کہو کہ میں نے تجھ پر بڑا احسان کیا کہ تجھے ایک روپیہ دے دیا۔ تو میرے خیال میں یہ صحیح بات نہیں۔ وہ کہے گا ایک روپیہ دے کر احسان جتلا رہے ہو۔ ایک روپے کی تو ایک روٹی بھی نہیں آتی۔ سالن نہیں آتا تو احسان کس بات کا جتلا رہے ہو۔ ہاں یہ ہے کہ اگر وہ کھانے کا سوال کر رہا ہے اور آپ جیب سے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر دے دیتے تو پھر بات بھی بنتی۔ کہ واقعی اس نے احسان کیا ہے۔ کہ روٹی کے لئے ایک ہزار روپیہ دے دیا۔ لیکن جس کے پاس پیسے نہیں اس کے لئے ایک ہزار روپے کی اہمیت ہوگی۔ مگر جو لکھ پتی ہے اس کے نزدیک ایک ہزار روپے کی کوئی وقعت نہیں۔ مگر جو کروڑ پتی ہے اس کے نزدیک لاکھ کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ اور جو ارب پتی ہے اس کے نزدیک ایک کروڑ کی کوئی اہمیت نہیں۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک آنکھ بہت قیمتی شے ہے۔ یہ کان بڑی قیمتی شے ہے۔ سورج چاند، ستارے بڑی قیمتی اشیاء ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر اہمیت کے لائق ہے تو پوری کائنات میں میرے محبوب کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

زمین افضل کہ آسمان

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمین اور آسمان میں تکرار ہو گئی۔ زمین کہتی

ہے کہ میں افضل ہوں۔ آسمان کہتا ہے کہ میں افضل ہوں۔ فیصلہ نہیں ہو پا رہا۔ ہر کوئی اپنی فضیلت کے دلائل دے رہا ہے۔ زمین کہتی ہے کہ میرے اوپر کعبۃ اللہ ہے۔ اور مساجد ہیں۔ اس لئے میں افضل ہوں۔ آسمان کہتا ہے کہ میرے اوپر سورج چاند ستارے ہیں۔ اس لئے میں افضل ہوں۔ اس کے علاوہ بیت المعمور ہے۔ عرش ہے۔ فیصلہ نہیں ہو پا رہا۔ دونوں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ (مدارج النبوة صفحہ ۹۳) کہ اے مالک و مولاعزوجل تو ہی فیصلہ فرما دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا نہ زمین افضل ہے نہ آسمان۔ بلکہ افضل میرے محبوب ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ فرمایا کہ میرا محبوب ﷺ اتنا افضل ہے۔ کہ اگر وہ زمین پر ہو تو زمین افضل ہو جاتی ہے اور اگر وہ آسمان پر ہو تو آسمان افضل ہو جاتا ہے۔ میرا محبوب ﷺ جس شہر میں تشریف لے جائے وہ شہر افضل ہو جائے۔ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس قبیلے میں پیدا ہوا وہ قبیلہ افضل ہو جائے۔ جس خاندان میں آئے وہ خاندان افضل ہو جائے۔ جس مہینے میں آجائیں وہ مہینہ افضل ہو جائے جس گھڑی آجائیں وہ گھڑی سب گھڑیوں سے افضل ہو جائے۔ بلکہ جس امت میں جلوہ گر ہوں وہ امت ساری امتوں سے افضل ہو جائے۔ اگر ہمیں کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کا تاج ملا تو محبوب کریم ﷺ کے صدقے سے ملا۔

میرے پیٹھے پیٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی تھوڑی دیر کے لئے ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان فرمایا۔ اتنا بڑا کرم فرمایا کہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا امتی بنا دیا اور پیارے آقا ﷺ کس لئے اس دنیا میں تشریف لائے تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے۔

کہ میرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لایا ہے۔ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اب جو شخص اس نمونہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا میں اسے بھی اپنا محبوب بنا لوں گا۔

میرے ٹٹھے ٹٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ میلاد شریف منانا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اور میلاد شریف منانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پیدا ہو جائے۔ اور دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ ہمارے لئے احتساب کا دن بھی ہے کہ ہم اپنا احتساب کریں۔ کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو مشن لے کر آئے جو مقصد لے کر آئے تھے۔ ہم ذرا اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ کہ اس مقصد میں ہم کس حد تک پورا اترے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے کہ دنیا سے جہالت دور کی جائے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے کہ آپس کی نفرتوں کو دور کر دیا جائے۔ سب کو ایک کیا جائے۔ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ ماں باپ کا ادب و احترام دل میں بٹھایا جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔

وہ بندے جو اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تعلیم لے کر آئے کہ ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ آج کے بعد بچیوں کو زندہ دفن نہ کرنا۔ ان کو قتل نہ کرنا۔ بلکہ ان کی خوش دلی سے پرورش کرنا۔ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے گھر میں تین بیٹیاں ہوں اور وہ خوشدلی سے ان کی پرورش کرے۔ اور پھر ان کی شادی کر دے تو قیامت کے روز یہ تین بچیاں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کریں گی۔ اور اپنے باپ کی بخشش کروالیں گی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اب دعائیں مانگ رہے ہیں یا اللہ عزوجل ہمیں بچیوں کی نعمت سے نواز دے۔ ایک صحابی عرض کرتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ میرے گھر میں تین سے زیادہ بچیاں ہوں لیکن اگر ہوں ہی دو تو پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کی خوشدلی سے پرورش کرو۔ رب تعالیٰ تجھے دو کے صدقے ہی جنت عطا فرمائے گا۔ ایک اور صحابی عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بچی ہو ہی ایک؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ہی کی تربیت کر اللہ عزوجل تجھے جنت عطا کر دے

ایک اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں خواہش تو ہے گھر میں بچیاں ہوں لیکن اگر کوئی بچی نہ ہو تو؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جس کا کوئی نہیں اس کا میں ہوں۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! جنہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا ان میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور آج ہم کس موڑ پر کھڑے ہیں۔ ہم نے پیارے آقا ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈالا۔ آج ہمارے حالات کیسے ہیں؟ تھوڑی دیر کے لئے اس انداز میں اپنا احتساب کریں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝

(النحل: ۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی۔ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا۔

کہ جب کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی تو دن بھر ان کے چہرے اتر جاتے۔ گھروں میں صف ماتم بچھ جایا کرتی تھی۔ بچی کی پیدائش پر افسوس کیا جاتا تھا۔ لڑکی کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا۔ میری بات کا برا نہ منانا معذرت کے ساتھ ذرا اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ کہ کہیں ہماری بھی یہ حالت تو نہیں ہو گئی کہ ہمارے گھر میں بچی پیدا ہو تو صف ماتم بچھ جاتی ہو۔

میرے خیال میں شائد ہی کوئی یہ کہہ سکے کہ میں بچی کی پیدائش پر اس طرح خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ جس طرح بچے کی پیدائش پر۔ بچہ پیدا ہو تو لڈو تقسیم ہو رہے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ بہنوں کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔ بھائیوں کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔ اور خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور بچی پیدا ہو جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں کوئی رنگ ہو گیا ہے۔ کوئی فوننگی ہو گئی ہے۔ بلکہ کئی عورتوں کو صرف اس وجہ سے طلاق دے دی جاتی ہے۔ کہ ان کے گھر میں بچیاں پیدا ہوتی ہیں۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

آج ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک ہی ہنر آتا ہے۔ یعنی گانے بجانے کا اور مجھے اس کے علاوہ کوئی ہنر نہیں آتا۔ اسی پر میرا ذریعہ معاش ہے۔ اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتا ہوں۔ لہذا آپ ﷺ سے عرض کرنے آیا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے اس کی اجازت عطا فرمادیں۔ اور کسی کو چاہے اجازت دیں یا نہ دیں۔ تو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے رخ انور پر جلال آگیا۔ ارشاد فرمایا میرے صحابی رضی اللہ عنہ تو مجھ سے اس چیز کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جس کے خلاف جہاد کرنے کے لئے رب تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ فرمایا میں آلاتِ مزامیر کے خلاف جہاد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ یعنی میوزک کے آلات کے خلاف جہاد کرنے آیا ہوں۔

آج میرے پیارے اسلامی بھائیو! ناراض نہ ہونا اپنے گھروں میں دیکھو قرآن مجید جو اللہ تبارک و تعالیٰ کا پاک کلام ہے وہ ہماری الماری کے طاقوں میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے اوپر گرد و غبار پڑ رہا ہے۔ کئی مہینے گزر جاتے ہیں اس کو کھولنے کا وقت نہیں ملتا۔ اور دوسری طرف آلاتِ مزامیر، ٹی وی، وی سی آر، پڑے ہیں۔ ان کے اوپر پوشاک چڑھائے جاتے ہیں۔ ان کے اوپر گرد و غبار نہیں پڑنے دیا جاتا۔ آج شادیاں پرناچ گانے بے حیائی، سرعام ہوتی ہے۔

یقین کریں مجھے تو آج تک اس بات کی سمجھ نہیں آ سکی۔ اگر آپ میں سے کوئی سمجھا دے تو میں اس کا شکریہ ادا کروں گا۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ بھئی اپنی بیٹی کو بنا سنوار کر لاؤ میں اس کی تصویر اتارنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ جتنا مرضی میرا ادب و احترام کرنے والے ہوں۔ جو اتار کر دو چار ضرور لگائیں گے۔ کہ شرم نہیں آتی۔ تم کون ہوتے ہو۔ میری بیٹی کی تصویر اتارنے والے۔ تم کون ہوتے ہو ہماری بیٹی کو دیکھنے والے۔ تو میں ہاتھ جوڑ کر عرض کروں گا کہ مودی بنانے والا آپ کا کیا لگتا ہے۔ کیا رشتے دار ہوتا ہے۔ خود ہی آتا ہے یا پیسے دے کر بلایا جاتا ہے۔ کیا اس کا کام یہ نہیں ہوتا ہے کہ تو ہماری بیٹی کی تصویر

ہم میلا دیوں مانتے ہیں؟

اتارنا اس وقت جب وہ ناچ رہی ہو۔ اس وقت اس کی تصویر اتارنا جب وہ اپنی سہیلیوں سے مذاق مسخریاں کر رہی ہو۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے میرے صحابہ علیہم الرضوان میری امت میں جب بے حیائی سرعام ہونے لگے گی۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا کرے گا کہ ان کے نام پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! جتنے لوگ یہاں موجود ہیں کوئی بتا دے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل ایڈز کا نام کسی نے سنا تھا۔ بلڈ پریشر، ڈیپٹی وائرس اور تھیلایسیا جیسی کئی بیماریاں نکل آئی ہیں۔ یہ کہاں سے آئی ہیں جن کے نام اور تذکرے ہم نے نہ سنے تھے۔ حالانکہ بڑی جدید قسم کی دوائیاں ایجاد ہو چکی ہیں۔ بڑی جدید مشینیں یاں آپکی ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ بیماریاں جڑ سے ختم ہو جاتیں۔ مگر آج ڈاکٹر بھی ہاتھ کھڑے کر دیتے ہیں۔ ہمیں پتہ نہیں اس بیماری کو کہتے کیا ہیں؟ ایسی بیماریاں اس وجہ سے لاحق ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بے حیائی عام ہو جائے گی تو انہیں بیماریوں میں مبتلاء کر دیا جائے گا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! جتنا مرضی علاج کرائیں اس وقت تک بیماریاں نہیں دور ہو سکتیں جب تک ہم بے حیائی سے چھٹکارا نہیں پاتے۔

یہ تو چند مثالیں ہیں اس کے علاوہ جھوٹ چوری، غیبت، سود خوری، حرام خوری، زنا، والدین کی نافرمانی جیسے گناہ ہمارے اندر پائے جاتے ہیں جو کہ سراسر سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے خلاف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کوئی بیمار ہے تو کوئی تنگدست، کوئی بے روزگار ہے تو کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار، غرض ہر کوئی کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلاء نظر آتا ہے۔ جب کہ ان تمام پریشانیوں کا حل سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے میں ہے۔

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا

جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

دنیا میں قبر میں حشر میں عزت چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی حل ہے۔ کہ دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح آٹے کی چکی میں گندم جاتی ہے پس

جاتی ہے جب کہ اس آٹے کی چکی میں ایک لوہے کی پن ہوتی ہے۔ اسی پن پر ساری چکی کا دارو مدار ہوتا ہے۔ جو دانہ اس پن کے ساتھ لگا رہتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو دانہ اس پن سے جتنا دور ہوتا ہے۔ اتنا ہی پستا چلا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری کائنات کا دارو مدار ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کی جان ہیں۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا مگر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اس دنیا سے آسمان دنیا کی طرف روانہ ہوئے تو کائنات جہاں تھیں وہیں رک گئی۔ جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اور جب سرکارِ دو عالم ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو کائنات کی حرکت وہیں سے شروع ہوئی جہاں رکی تھی۔ اس سے پتہ چلا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ساری کائنات کی جان ہیں۔ لہذا پیارے آقا ﷺ کے دامنِ کرم سے جو بھی وابستہ رہے گا محفوظ رہے گا۔ اور جتنا دامنِ کرم سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اتنا ہی پستا چلا جائے گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دوں کہ

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیما ہوا ساتھ لایا

وہ نسخہ کیما قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یا کم از کم گھر میں کنز الایمان شریف کا نسخہ ضرور رکھیں۔ یہ ایک عاشقِ رسول امامِ اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت کریں۔ ترجمہ پڑھیں اور ساتھ میں لکھا ہوا حاشیہ پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل دلِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا عکینہ بن جائے گا۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے بہترین نسخہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ کہ اچھا ماحول مل جائے تو عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت علامہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے تحریر شدہ 72 مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ عزوجل سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں گے۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ الا تو کیا حاصل دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں میلا د مصطفیٰ ﷺ کی برکات سے نواز دے اور سرکارِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆.....☆.....☆.....☆

شادی کی دعوت میں ثواب

کمانے کا مدنی نسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک مدنی بستہ (Stall) لگوا کر حسب توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنتوں بھرے بیانات کی کیٹشیں مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے۔ اور دھیروں نیکیاں کمائیے۔

نوٹ: سوئم، چیلم و گیاہ سوئم شریف یا محفلِ میلا د کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی ایصالِ ثواب کے لئے اسی طرح لنگر رسائل و کتب کے مدنی بستے لگوائیے۔ ایصالِ ثواب کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلو کر مدنی کتب اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کا ذہن بنائیں۔ اور دھیروں ثواب کمائیں۔ خواہش مند اسلامی بھائی خصوصی رعایت حاصل کرنے کے لئے رابطہ فرمائیں۔

138-A رحمانی روڈ منٹھ پورہ لاہور 0300-9461943

میلاد منانا اللہ عزوجل اور بزرگوں کی سنت ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِيبِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِيبِ وَأَصْحَابِكَ يَا نَوَّارَ اللَّهِ

فضائل درود شریف

سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا رات سونے سے پہلے کچھ عمل کر کے سویا کرو۔ عرض کرنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کون سے عمل کر کے سویا کروں؟ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک قرآن پڑھ کر سویا کرو۔ اور ایک حج اور ایک عمرہ کر کے سویا کرو۔ تمام مومنین کو راضی کر کے سویا کرو۔ اور مجھ سمیت سارے نبیوں اور رسولوں کو اپنا شفیع بنا کر سویا کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشان ہو گئیں۔ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں اتنے سارے کام کیسے کر سکتی ہوں۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات سونے سے پہلے تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لو۔ اللہ عزوجل تجھے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور ایک مرتبہ

سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی اللہ سب سے بڑا ہے۔

پڑھ لوگی تو اللہ عزوجل تجھے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ تمام مومنین کے لئے دعائے مغفرت کر کے سوؤ گی تو تمام مومنین کو راضی کرنے کا ثواب ملے

گا۔ اس سلسلے میں اگر ہو سکے تو یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ

ترجمہ: اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو معاف فرما دے جو زندہ ان کو اور جو انتقال کر گئے ان کو بھی معاف فرما دے۔

مندرجہ بالا دعا کی ایک اور مقام پر بھی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے کہ جو بندہ اس دعا کو روزانہ 27 مرتبہ پڑھ لے۔ تو اللہ عزوجل اس کا شمار ان خوش نصیب افراد میں فرما دے گا۔ جن کے صدقے اللہ عزوجل اپنی مخلوق پر بارش برساتا ہے رزق تقسیم کرتا ہے۔ اور لوگوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اگر یہ دعا نہ یاد ہو سکے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھ لیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَانَا اغْفِرْ لِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم: ۴۰، ۳۹ پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ۔ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب ہماری دعا سن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو۔ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم اپنے الفاظ میں کہہ لے اے اللہ عزوجل سب مسلمانوں کی مغفرت فرما دے پھر ارشاد فرمایا۔

رات کو سونے سے پہلے مجھ پر اور تمام رسل و انبیاء کرام علیہم السلام پر درود شریف پڑھ کر سوؤ گی تو قیامت کے روز میں اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام تیری شفاعت کریں گے۔ اگر اس طرح درود شریف پڑھ لیا جائے تو مقصد حاصل ہو جائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء و المرسلین اور آپ کی آل

واصحاب پر۔

اگر یہ بھی یاد نہ ہو سکے تو یوں کہہ لیں کہ اے اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء اور تمام رسولوں پر درود و سلام اور آپ کی آل اور اصحاب پر۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس کی شفاعت قیامت کے روز سرکارِ دو عالم ﷺ اور تمام انبیاء و المرسلین علیہ السلام فرمائیں گے اس کی بخشش میں شک نہیں ہوگا۔ لہذا یہ کام ہمیں بھی کر کے سونا چاہیے۔

میلاد پاک کا مطلب

میلاد پاک کی محافل اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ لیکن کچھ افراد صرف تعصب یا لاعلمی کی بناء پر اس کو ناجائز اور شرک قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو وہ خود بھی میلاد منارہے ہوتے ہیں۔ جس طرح میں نے ابتداء ہی میں عرض کیا کہ شرک کہ معنی سے ناواقفیت کی بناء پر وہ ان اعمال کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔ جو وہ خود بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہی حال میلاد پاک کے بارے میں ہے۔

میلاد پاک کا مطلب ہے ایسی محفل جس میں سرکارِ دو عالم نور مجسم شفیع ام صلی اللہ علیہ وسلم کی کائنات میں جلوہ گری کا بیان ہو۔ اور آپ ﷺ کے کمالات، معجزات، اور فضائل کا بیان ہو۔ اس محفل کو محفل میلاد کہا جاتا ہے۔ تو آئیے اس لحاظ سے دیکھیں کہ کون محفل میلاد منارہا ہے۔ اور جو افراد فتویٰ لگا رہے ہیں وہ بھی ہوش کے ناخن لیں کہ ان کی زد میں کون کون آ رہا ہے۔ کہیں وہ اپنے فتوؤں کی زد میں خود تو نہیں آ رہے؟

سب سے پہلے میلاد کس نے منایا؟

سب سے پہلے میلاد مصطفیٰ ﷺ پوری کائنات کے خالق و مالک اللہ عزوجل نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو اکٹھا کر کے منایا۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اس کا ذکر ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَ

كُم رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا آقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (ال عمران: 81, 82 پارہ نمبر ۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ عزوجل نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں تو پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اور فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہیں۔

یہاں حدیث مبارکہ کی بات نہیں کہ کوئی کہہ دے کہ یہ ضعیف حدیث ہوگی۔ یہ اللہ عزوجل کا پاک کلام ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ یاد کرو اے میرے محبوب ﷺ جب میں نے عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو خطاب فرمایا۔ اور ان سے پختہ عہد لیا کہ اے ارواح انبیاء علیہم السلام میں تمہیں کتاب اور حکمت سے نواز کر دنیا میں بھیج دوں اور تم اپنی نبوت کے ڈنکے بجانا شروع کر دو۔ لوگ تمہارے اوپر ایمان لانا شروع کر دیں۔ ایسے میں میرے پیارے حبیب ﷺ تمہارے درمیان جلوہ گر ہو جائیں تو تمہیں ان پر ایمان بھی لانا ہوگا۔ اور ان کی مدد بھی کرنی ہوگی۔ تمام گروہ انبیاء علیہم السلام نے عہد کیا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دور میں اگر تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوگئی تو ہم ان پر ایمان بھی لائیں گے اور ان کی مدد بھی کریں گے۔ یہاں پر بات ختم ہو جانی چاہیے تھی لیکن یہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تھی۔ اللہ عزوجل نے مزید تاکید لگائی کہ اے ارواح انبیاء تم ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔ اگر فرض محال کوئی اس عہد سے پھر گیا تو اس کا نام فاسقوں میں لکھ دیا جائے گا۔ ایمانداری سے بتائیں کہ یہ میلاد ہے کہ نہیں؟

اس آیت مقدسہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ میلاد مقدسہ سنت الہیہ عزوجل ہے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مدد صرف اللہ عزوجل سے مانگو اور کسی سے مدد مانگنا شرک ہے۔ تو پھر اس آیت مقدسہ پر غور کریں کہ اللہ عزوجل خود ارشاد فرما رہا ہے۔ لَتَوْفِيَنَّ لَهُمْ وَلَتَنْصُرُوهُ کہ ان پر ایمان بھی لانا ہے ان کی مدد بھی کرنی ہے۔ اور غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو کیا اللہ عزوجل اس کا حکم انبیاء علیہم السلام سے فرماتا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے میلاد منایا

اللہ عزوجل نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اس میں اپنی روح پھونکی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی نگاہ اٹھائی جو کہ عرش معلیٰ تک پہنچی وہاں لکھا ہوا تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ عزوجل یہ کس کا نام ہے جو تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ اے آدم اگر اس نام والے کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو نہ میں زمین بناتا نہ آسمان۔ نہ جنت نہ دوزخ بلکہ میں اپنے رب ہونے کا اظہار ہی نہ کرتا۔ (شرح بحر العلوم للشمس الرضوی صفحہ ۸۸ خفاء جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۲ فوائد صفحہ ۳۶۲ مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۱۲۲ صفحہ ۲۳۲ مدارج النبوة جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۸ ابن عساکر بروایت سلمان فارسی)

پھر حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہادی خطا سرزد ہوئی۔ آپ علیہ السلام زمین پر تشریف لے آئے۔ تو بہت روئے۔ پھر کافی عرصے کے بعد یاد آیا کہ میں نے عرش پر نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس کا وسیلہ دے کر دعا کرتا ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دیا۔ اور ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ تو اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کی توبہ کو قبول فرمایا۔

اگر نام محمد دانیادو دے شفع آدم نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجات
تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے مبارک زمانوں میں اعلان فرماتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَإِذْ بَعَثْنَا إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَتٍ فَأَتَمَّهُنَّ (البقرہ: ۱۲۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو وہ پورا اترے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مختلف آزمائشوں میں مبتلا کیا وہ ہر آزمائش میں پورا اترے مثلاً ارشاد فرمایا اے ابراہیم علیک السلام میری الوہیت کا اعلان کر دے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی جان کی پروا نہیں کی۔ بڑے دھڑلے سے اعلان کر دیا۔ تو پھر لگے آگ میں ڈالنے تو آپ علیہ السلام نے صبر کیا۔ کوئی شکوہ شکایت نہ کی۔ پھر جب آگ میں ڈالا گیا تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (الانبیاء: ۶۹)

ترجمہ کنز الایمان: ہم نے فرمایا اے آگ ہو جائی شہنشاہی اور سلامتی والی ابراہیم پر جب سلامتی سے باہر تشریف لائے ہیں تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اس شہر کو چھوڑ دو آپ علیہ السلام نے فوراً چھوڑ دیا۔ پھر شادی ہو گئی۔ اللہ عزوجل نے بڑھاپے میں بیٹا عطا کیا۔ آپ علیہ السلام بیٹے کو گود میں لئے پیار کر رہے ہیں۔ حکم ہوا اے ابراہیم علیک السلام دوست تو میرا ہے۔ پیارا اپنے بیٹے سے کر رہا ہے۔ اپنی بیوی اور اپنے بچے کو اپنے سے جدا کر دے۔ اور وہاں چھوڑ آ جہاں پرندہ پرندہ مارتا ہو۔ یعنی بے آب و گیاہ نہ وہاں پانی نہ کھانے کی کوئی شے موجود ہو۔ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ پھر حکم ہوا اپنے بیٹے کو ذبح کر دے۔ آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ بیٹے کے حلق پر چھری چلا دی۔ پھر حکم ہوا میرا گھر بنادے۔ آپ علیہ السلام نے گھر بھی بنادیا۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم پہلے میں کہتا تھا تو کرتا جاتا تھا۔ اب جو تو کہے گا میں کرتا جاؤں گا۔

دعاؤں کی قبولیت

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ اللہ عزوجل کے احکامات کو پورا کرتے چلے جائیں۔ پھر جو ہم دعا کریں۔ اللہ عزوجل ہماری دعا کو قبول فرمائے گا۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تدبیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہمارا حال تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا کوئی حکم نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ ہماری تمام دعائیں قبول ہو جائیں۔ یہ کیسے ہوگا؟

دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی۔ کہ اس خطے کو امن کا خطہ قرار دیدے۔ اللہ عزوجل نے امن کا خطہ قرار دے دیا۔ پھر دعا مانگی اے اللہ عزوجل میری اولاد میں قیامت تک مسلمان باقی رہیں۔ اور یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں سے نواز دے۔ فرمایا یہ بھی قبول ہے۔ پھر آخر میں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ عزوجل ایک تیرے پیارے حبیب ﷺ جن کی خاطر ساری کائنات بنائی گئی۔ ابھی انہوں نے اس کائنات میں جلوہ گر ہونا ہے۔ میری دعا ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ: ۱۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے۔ اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے۔ اور انہیں خوب سترہ فرمادے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو میری آل ہی میں پیدا فرمادے۔ اللہ عزوجل نے آپ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بنی اسماعیل علیہ السلام میں ہوئی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ ایمان داری سے

انہیں کیا یہ میلاد نہیں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرمائے۔ آپ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمادیتے تھے۔ مادرزاد اندھوں کو بینا کرتے۔ اور کوڑھ کے مرض میں مبتلاء کو تندرست کر دیتے اللہ عزوجل کے حکم سے لوگوں نے پوچھا کیا آپ ہی وہ آخر الزماں نبی ﷺ ہیں جن کی بشارتیں سابقہ انبیاء علیہم السلام دیتے آئے ہیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط (القصف: ۶، پارہ ۲۸)
ترجمہ کنزالایمان: اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

میں تو اس اور عزم رسول اکرم محبوب پروردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے والا ہوں۔ کہ میرے بعد اب ان کی ہی جلوہ گری ہوگی۔ لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ کیا یہ میلاد نہیں؟

پیارے آقا ﷺ کا خود میلاد بیان کرنا

ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سابقہ انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کر رہے تھے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے صفی اللہ بنایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نجی اللہ بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ بنایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ بنایا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حبیب اللہ بنایا ہے۔ قیامت کے روز شفاعت کبریٰ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور تمام لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میں اس پر فخر نہیں کرتا۔ (تحلی التین: صفحہ نمبر ۹۴)

قرآن مجید فرقان حمید ساری کتابوں سے افضل کتاب ہے۔ جب ہم ان آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ جن میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری اور تشریف آوری کا ذکر ہے تو ہم بھی میلاد منانے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جب یہ مقدس آیات نماز میں تلاوت کی جاتی ہیں تو ہم نماز میں بھی میلاد کر رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی آیات جب صحابہ کرام علیہم الرضوان تلاوت کرتے تھے۔ تو وہ بھی میلاد کرنے والوں میں شامل ہو جاتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میلاد پڑھنا

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھوایا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے حسان رضی اللہ عنک آج منبر شریف پر بیٹھ کر میرا میلاد بیان کرو۔ جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (بخاری و مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۷۵۷)

ترجمہ: اے اللہ میرے حسان کی جبریل امین علیہ السلام سے مدد فرما

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میلاد بیان کرتے ہیں وہ الفاظ اس طرح ہیں۔

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ خُلِقْتُ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ غَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ اور دیکھے بھی بھلا کیسے آپ جیسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔ گویا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا ویسا ہی رب تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بنادیا۔

اس محفل میلاد کی کیا شان ہوگی جس میں بیان کرنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور سننے والوں میں سرکار دو عالم ﷺ کی ذات اقدس بھی شامل ہو۔ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اور جبریل امین علیہ السلام خود مدد فرما رہے ہوں۔ اس کی کیفیت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا میلاد منانا

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ہیں۔ جو کہ تمام مسالک کے نزدیک قابل احترام ہیں۔ آپ کے والد ماجد اتنے بلند مرتبہ بزرگ ہیں کہ ان کی عظمت و سمجھنے کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ ایسے بیمار کہ سب نے سمجھ لیا کہ ان کا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بے ہوش طاری تھی۔ اتنے میں کسی نے بتلایا کہ اپنی چار پائی کا رخ تبدیل کر لیں کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ آپ کی تہ رداؤں کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ چار پائی کے پاؤں دروازے کی جانب ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے چار پائی کا رخ تبدیل کر دیا۔ اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر غنودگی چھا گئی۔ اور خواب میں دیکھا کہ حج آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ اور ارشاد فرمایا اے عبدالرحیم تم تندرست ہو جاؤ گے۔ ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔ اور پھر پوچھا کچھ اور چاہتے تو تلاؤ۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا تشریف لانا ہی میرے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر چند موئے مبارک عنایت فرمادیں تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے اپنی ریش مبارک میں دست اقدس پھیرا اور چند موئے مبارک عطا فرمادیئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ جب بیدار ہوئے۔ تو موئے مبارک موجود تھے۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ آج بھی خواب میں جو چیز عطا فرمائیں۔ بیداری کے عالم میں روہ شئی موجود ہوگی۔ لوگ زیارت کے لئے آنے لگے ایک مرتبہ دو افراد نے اعتراض کیا۔ یہ موئے مبارک سرکار ﷺ کے نہیں۔ انہی جیسے افراد اسی قسم کی باتیں کرتے رہتے

ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ دیکھو آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا ہے۔ انہوں نے جواب دیا بالکل نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ موئے مبارک ان کو دیئے۔ اور فرمایا ان کو باہر آسمان کے نیچے لے چلو۔ جیسے ہی وہ موئے مبارک آسمان تلے آئے ابر کے ٹکڑے نے سایہ کر دیا۔ ایک بندہ تو ایمان لے آیا دوسرے نے کہا نہیں یہ حسن اتفاق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پھر دوبارہ دیکھو۔ جب دیکھا تو کوئی ٹکڑا نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر دوبارہ لے جاؤ۔ جیسے ہی موئے مبارک آسمان تلے آئے۔ ابر نے سایہ کرنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ دوسرا بھی ایمان لے آیا۔

ایک مرتبہ چند افراد زیارت کے لئے آئے۔ آپ نے تالا کھولنا چاہا لیکن کھلا نہیں۔ پریشان ہو گئے تھک ہار کر بیٹھے تو اٹکھ آ گئی۔ دیکھا کہ سرکار ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اے عبدالرحیم یہ تالا اس لئے نہیں کھلتا کہ دیدار کرنے والوں میں ایک جنبی حالت میں آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بیدار ہوئے تو سب سے فرمایا جو دیدار کرنا چاہتا ہے غسل کر کے آئے۔ اسی طرح جنبی آدمی کا پردہ بھی رہ گیا۔ جب سب غسل کر آئے تو تالا بھی کھل گیا۔ اور سب نے دیدار بھی کر لیا۔

یہ واقعہ اس لئے بیان کر رہا ہوں۔ کہ آپ کے دل میں قدر پیدا ہو جائے۔ کہ جس کا ذکر کرنے لگا ہوں وہ کس قدر سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا منظور نظر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ہر سال سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا میلاد بڑے وسیع پیمانے پر مناتا۔ کھانے کا اہتمام کرتا اور سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی میلاد کی خوشی میں کھانا تقسیم کرتا۔ ایک سال اتفاق سے میلاد پاک کا مہینہ سفر کے دوران آ گیا۔ تبرک کے لئے اہتمام نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا ادھر ادھر تلاش کرنے کے بعد تھوڑے سے چنے دستیاب ہوئے میں نے سوچا میلاد پاک پڑھتے ہیں اور تبرک کے طور پر چنے ہی تقسیم کر دیتے ہیں۔ محفل میلاد ہوئی اور آخر میں چنے تقسیم ہوئے۔ دل کو پریشانی لاحق تھی کہ کہاں اتنا اہتمام اور کہاں چنے۔ اسی پریشانی کے عالم میں سو گیا۔ میری قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی محفل بھی ہوئی ہے۔ اور مختلف انواع و اقسام کے تبرکات موجود ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال ہی پیدا ہوا کہ جہاں اتنے اعلیٰ قسم کے کھانے ہیں وہاں میرے

ہاں کو کون پوچھتا ہوگا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب کے ہدیئے میں نے سامنے رکھے ہیں لیکن تیرے چنے میں نے اپنی جھولی میں رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ ان چنوں کو تناول فرما رہے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ وہاں نیوٹوں کو دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص کے ساتھ تھوڑا اہتمام بھی ہو تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

محفل میلاد کی برکت

ایک گاؤں میں یہ دستور تھا کہ میلاد پاک کے مہینے میں روزانہ کسی نہ کسی کے گھر میں میلاد ضرور ہوتا تھا۔ آج جس کے گھر میں محفل ہوئی تو اعلان کر دیا جاتا کہ کل فلاں کے گھر میں محفل ہوگی۔ لوگوں کا ذوق و شوق قابل دید تھا۔ کہ روزانہ ہی پہنچ جاتے تھے۔ ایک غریب آدمی بھی چاہتا تھا۔ کہ میرے گھر میں بھی محفل میلاد شریف ہو۔ مگر گھر کی کیفیت اور مالی پوزیشن دیکھ کر ہمت نہیں پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ محفل کا رنگ کچھ ایسا تھا روحانیت کچھ ایسی تھی کہ یہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور اعلان کر دیا کہ کل میرے گھر میں محفل ہوگی۔ لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے کمرہ بھر گیا۔ برآمدہ بھر گیا پھر صحن بھی بھر گیا۔ یہاں تک کہ لوگ باہر گلی میں کھڑے ہو کر میلاد سن رہے تھے۔ اتفاقاً اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی بیوی نے دیکھا تو اندر سے چادر لاکر دی کہ تسلی سے بیٹھ کر محفل میلاد سنو۔ اور واپس جاتے ہوئے مجھے واپس کرتے جانا۔ جب محفل کا اختتام ہوا تو لوگوں نے چادر جھاڑ کر واپس کر دی۔ پھر گھروں کو واپس لوٹ آئے۔ یہودی کی بیوی نے دروازہ بند کیا۔ اور سو گئی۔ لیکن قسمت جاگ اٹھی۔ صبح ہوئی تو اس نے اپنا میکے والا سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اتنے میں یہودی کی بھی آنکھ کھل گئی۔ اس نے وجہ دریافت کی اس کی بیوی نے بتلایا کہ رات اس نے محفل میلاد میں چادر پیش کی تھی۔ مجھے خواب میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا دیدار ہوا۔ ان کا چہرہ بڑا ہی نورانی تھا۔ خوشبوؤں سے میرا گھر مہک اٹھا۔

تپتی تپتی گل قدس کی چپاں ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام نورانی ہونٹ حرکت میں آئے تو الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے پیارے آقا ﷺ

نے ارشاد فرمایا جو ہماری محفل میں چاہے چادر پیش کر کے حصہ لے اور دوزخ میں چلا جائے یہ ہمیں گوارا نہیں۔ میں اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ تو یہودی ہے۔ لہذا میرا تم سے تعلق ختم۔ میں اپنے والدین کے گھر جانے لگی ہوں۔

یہودی نے سنا تو کہا تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کلمہ پڑھا کر گئے ہیں وہ میرے خواب میں بھی تشریف لائے۔ اور مجھے بھی کلمہ پڑھا کر مسلمان کر گئے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں جو محفل میں معمولی حصہ بھی ڈالے۔ وہ انعامات سے نوازا جاتا ہے تو جس نے پورا اہتمام کیا اللہ عزوجل نے اس کو کتنے انعامات سے نوازا ہوگا۔

سرکار ﷺ کی جلوہ گری

جہاں محفل بھی ہو سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ مفتی نعیم الدین مراد آبادی ایک بڑے جلسے سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ایک بد بخت کہنے لگا اگر ایک بازاری عورت اپنے کوٹھے پر محفل میلاد کروائے۔ آپ خاموش ہو گئے گردن جھکالی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا اگر بازاری عورت میلاد کروائے سرکار ﷺ کی وہاں جلوہ گری ہو جائے تو پھر وہ بازاری عورت نہ رہے گی۔ بلکہ وہ جگہ عاشقوں کے لئے باعث تکریم بن جائے گی۔

جیسے ایک بادشاہ نے اپنے دربار میں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا۔ ایک بڑھیا جو بڑی دیوانی تھی۔ اپنی بیٹی کو ساتھ لیا۔ لاشی ٹیکتی ہوئی وہاں پہنچ گئی۔ درباریوں نے روک لیا۔ فرمایا اس محفل میں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں۔ خاص خاص افراد ہی آسکتے ہیں۔

بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا۔ بڑے ارمان لے کر آئی تھی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد بچی سے کہنے لگی۔ بیٹی کوئی بات نہیں۔ نبی پاک ﷺ صرف بادشاہوں کے ہی رسول نہیں۔ وہ تو ہم غریبوں کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر یہ لوگ ہمیں شرکت نہیں کرنے دیتے۔ تو ہم اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کر لیتے ہیں۔ بڑھیا نے اپنی حیثیت کے مطابق

تبرک کا اہتمام کیا۔ قریبی رشتہ داروں پڑوسیوں کو دعوت دی۔ محفل کے اختتام پر تبرک تقسیم ہوا۔ لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ بڑھیا بھی سو گئی۔ جب صبح بیدار ہوئی۔ اپنے گھر کا مین دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ایک وقت کا قطب اماں جی کی دہلیز کے بوسے لے رہا ہے۔ اماں جی حیران ہو گئیں اور پوچھنے لگیں آپ اتنے بڑے بزرگ یہ کیا کر رہے ہیں۔ بزرگ فرمانے لگے اماں جی رات آپ نے محفل میلاد کروائی تھی۔ اماں جی نے فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اماں جی نے کہا آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ انہوں نے جھولی سے تبرک نکال کر دکھایا۔ اور فرمایا یہی تبرک تھا جو رات تقسیم ہوا تھا۔ اماں جی دیکھ کر حیران رہ گئیں اور پوچھنے لگیں آپ تک یہ تبرک کیسے پہنچا؟ بزرگ نے جواب دیا۔ کہ رات سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے میرے اوپر بھی کرم نوازی فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ فلاں بڑھیا نے اپنے گھر محفل میلاد کا اہتمام کیا تھا۔ میں نے اس میں شرکت کی یہ تبرک تو بھی حاصل کر لے۔ میں نے سوچا جس گھر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو میں اس گھر کی پرکھٹ کے بوسے کیوں نہ لوں۔

ہندو جلنے سے بچ گیا

اتفاق کی بات ہے کہ یہ واقعہ مجھے اس نے سنایا جو میلاد پاک کو ماننا ہی نہیں تھا۔ حقیقی بات بھی یہی ہے کہ حق کو جتنا بھی چھپاؤ اظہار ہو ہی جاتا ہے۔ ہمارا قریبی رشتہ دار تھا۔ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گیا کہنے لگا ابتداء میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ ایک دن گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ جس سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں رونے لگا۔ میرے ساتھ والے کمرے میں دو اندر رہتے تھے۔ انہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آ گئے۔ اور دل بہلانے کے لئے گفتگو کرنے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے تم مسلمان ہو۔ میں آج تمہیں اپنی لادگی کا ایک سچا واقعہ سناتا ہوں۔ جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اس نے بتلایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا۔ بیچارہ بڑا غریب تھا۔

لیکن اس میں ایک اچھائی تھی۔ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا۔ پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد شریف ہو رہی ہے۔ تو یہ ضرور پہنچ جاتا تھا۔ میلاد پاک کی برکت دیکھو اس کے مالی حالات اتنے بہتر ہو گئے کہ اس نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے نام اس کا چھوٹا نام تھا۔ تعریف کی بات ہے کہ ایک ہندو واقعہ بیان کر رہا تھا۔ جبکہ دوسرا اس کی تصدیق کرتا جاتا تھا کہ بالکل ایسے ہی ہوا۔

ہندو نے بتلایا کہ پھر کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ امیر آدمی مر جائے تو اس کے لئے دیسی گھی اور صندل کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

کروروں درود و سلام اس آقا ﷺ پر جنہوں نے ہمیں دنیا کی آگ میں جلنے سے بچالیا۔ بلکہ امیر ہو یا غریب سب کے لئے ایک ہی اہتمام کروایا۔ زندہ کو چاہے کوئی لفٹ نہ کرواتا ہو۔ جب مر گیا تو فرمایا یہ میرا امتی ہے اس کے مرنے کے بعد اس کا ادب و احترام کرو۔ اس کو غسل دو سفید لباس پہناؤ۔ پھر جنازہ لے کر اس طرح چلو کہ اس کو اپنے کندھوں پر سوار کرو۔ پہلے یہ کسی کے آگے نہیں چلتا تھا اب تم سب پیچھے رہنا۔ اور میرا امتی تم سب سے آگے ہوگا۔ پھر نماز میں اس کو شانہ ہی پہلی صف میں کھڑے ہونے کی جگہ ملی ہو لیکن آج یہ امام سے بھی آگے ہوگا جب کہ امام بھی اس کے پیچھے ہوگا۔ پھر اس کو ادب و احترام سے قبر میں اتارو۔ اوپر سے بند کر دو آگے میں جانوں اور میرا امتی جانے۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھپے وہ آگ لگائی ہے جو آگ بھادے گی کیونکہ اس ہندو کے بیٹے اچھی پوسٹوں پر تھے۔ لہذا اس کو جلانے کیلئے صندل کی لکڑی اور دیسی گھی کا اہتمام کیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو آگ لگائی گئی۔ آگ خوب بھڑک اٹھی۔ جب ابھی تو سب حیران ہو گئے کہ اس کے جسم کا ایک بال بھی نہ جلا تھا۔ لوگوں نے سمجھا شاید یہ اتفاقاً ہوا ہو۔ دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا بندوبست کیا۔ جب آگ بھڑکی تو اس شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ لیکن جب آگ بجھی تو دیکھا کہ اس کا جسم ویسا ہی سلامت ہے۔ بلکہ جسم کا ایک بال تک نہ جلا تھا۔ سارے ہی حیرت زدہ ہو گئے کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے۔ تو اس کی بیوی سامنے آگئی اور اس

نے بتایا کہ مرنے والا میلاد پاک سے بڑی محبت رکھتا تھا۔ اللہ عزوجل نے کرم کر دیا۔ اور مرنے سے پہلے اس نے کلمہ پڑھا۔ اور مجھے گواہ بنایا۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں میں نے اس بات کو اہمیت نہ دی۔ جب دوسری مرتبہ تم نے جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ یہ سچے دل سے مسلمان ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ کا اس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تم اس کو سومرتبہ بھی جلاؤ یہ نہیں جلے گا۔ لہذا اس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے طریقے سے دفن کیا۔

اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ میلاد پاک کی محفل میں شرکت کرنا کتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ اور وہ افراد کتنے خوش نصیب ہیں جو اس محفل کا انعقاد کرتے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں عظیمہ کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ جو نہ سمجھنے والا ہو۔ اس کو جتنی مرضی دلیلیں دی جائیں۔ پھر بھی نہیں مانتے۔ جس طرح ابو جہل مٹھی میں کنکریاں لایا اور کہنے لگا۔ اے محمد ﷺ سچائی وہ ہوتا ہے۔ جو غیب جانتا ہو۔ اگر تم سچے نبی ہو تو بتلاؤ کہ میری مٹھی میں کیا چیز بند ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا چیز بند ہے یا جو چیز مٹھی میں بند ہے۔ وہ بتلائے کہ میں کون ہوں۔ ابو جہل کہنے لگا اگر مٹھی میں جو چیز بند ہے وہ بتلاؤ تو یہ بڑا کمال ہوگا۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ کنکریوں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ بد بخت پھر بھی کہنے لگا تم بہت بڑے جادوگر ہو۔ تمہارا جادو ان پتھروں پر بھی چل گیا ہے۔ اندازہ کریں مٹھی میں بند کنکر کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ لیکن مٹھی والا کلمہ نہیں پڑھ رہا۔

ایک اور ہمارے عزیز دوران گفتگو بتانے لگے کہ میں بالا کوٹ گیا تھا۔ وہاں اسماعیل کی قبر پر بھی گیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ وہاں تو بڑی دنیا جاتی ہوگی۔ کہنے لگا نہیں وہاں بہت کم افراد جاتے ہیں۔ البتہ شہر کے اندر ایک دربار ہے وہاں بڑی دنیا جاتی ہے۔ میں نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا وہاں شہید رہتے ہیں۔ صاحب مزار وہاں آئے تو انہوں

نے اسلام کی دعوت دی۔ لوگوں نے کہا کہ کرامت دکھائیں۔ تو انہوں نے پوچھا کہ تم کیا دیکھنا چاہتے ہو۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر اس اونچے پہاڑ پر چڑھ جائیں تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ اس نے خود بتایا کہ پہاڑ بہت اونچا اور سیدھا تھا۔ اور اس پر اکیلا چڑھنا مشکل ہے چہ جائیکہ گدھے پر سوار ہو کر۔ بہر حال ان بزرگوں نے اللہ عزوجل سے دعا کی اور عرض کی اے اللہ میری یہ کرامت قیامت تک زندہ رکھنا۔ اور گدھے پر سوار ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس نے بتایا کہ گدھے کے پاؤں کے نشان ابھی تک پہاڑ پر موجود ہیں۔ جو کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تو میں نے کہا اب تو اولیاء اللہ کی کرامتوں کو مان گئے ہوں گے۔ کہنے لگا نہیں حافظ صاحب میں اس کی حقیقت دیکھنے کے لئے پہاڑ پر چڑھنا تھا۔ اور میں نے وہاں دیکھا کہ پہاڑ پر کچھ اور بھی اشیاء کے نشانات تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹا ہوگا۔ اس کا لادہ بہرہا ہوگا تو اس پر کوئی چل کر گیا ہوگا۔ تو اس کے نشانات ہو سکتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے ولی کی کرامت نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا بھائی صاحب لاوے پر چلنا بھی تو کرامت ہے۔ کہنے لگا نہیں جناب آپ ان باتوں کو چھوڑیے۔ یہ ایسے ہی من گھڑت واقعات ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جو میلاد کو نہیں مانتے وہ بھی شور مچاتے ہیں۔ جی اس میں کیا دلیل ہے۔ یہ ایسے ہی من گھڑت واقعات ہوتے ہیں

تو پیارے اسلامی بھائیو! آؤ آج میں آپ کو بخاری شریف کی جس کا مقام قرآن مجید کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ میلاد پاک منانے والا اگر کافر بھی ہے تو اس کو بھی مرنے کے بعد فائدہ پہنچا ہے۔ ابولہب جو کہ پکا کافر اور اس کے کفر میں کسی کو شک و شبہ بھی نہیں۔ جس کی مذمت میں قرآن مجید میں ایک پوری سورہ اتری۔

لَبَّثْتَ يَدِ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَۙ (الہلب: پارہ ۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھتے ہیں کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ پوچھا ابولہب

تیرا کیا حال ہے۔ اس نے بتلایا کہ نبی پاک ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہوں۔ لیکن جب پیر شریف کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ اس لئے کہ پیر شریف کے دن نبی پاک ﷺ کی ولادت ہوئی تھی۔ تو میری لونڈی ثویبہ نے مجھے آکر خوشخبری سنائی۔ کہ اے ابولہب تجھے مبارک ہو تیرے مرحوم بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ عرب میں بیٹے کی پیدائش پر خوشی منائی جاتی تھی۔ اور پھر مرحوم بھائی کے گھر بیٹے کی ولادت بھائی کی نشانی ہوتا ہے۔ تو مجھے سن کر بڑی خوشی ہوئی میں نے خوشی میں آکر اس کو انگلی کا اشارہ کیا کہ جا تو میری طرف سے آزاد ہے۔ تو جب پیر کا دن آتا ہے تو میں اس کو اپنے منہ میں ڈالتا ہوں۔ اس میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے کہ اس انگلی کو پینے سے میرا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۳)

اس حدیث مبارکہ سے اندازہ لگائیں کہ اگر ایک پکا کافر نبی سمجھ کر نہیں بلکہ صرف بھتیجا سمجھ کر خوشی منائے تو اللہ عزوجل اس کے اس عمل کو بھی ضائع نہ جانے دے۔ تو جو سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی خوشی اللہ عزوجل کا رسول مانتے ہوئے پھر مسلمان ہو کر ان کی عظمتوں کے قائل ہو کر میلاد پاک منائے اس کو اللہ تعالیٰ کتنا نوازے گا۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اب اعتراض اس بات پر اٹھے گا کہ جس انداز سے ہم آج میلاد پاک منا رہے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے دی جائے۔

تو آئیے اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں مسجد نبوی شریف کجی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی کجی ہی رہی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو شہید کروا کر پختہ بنوانے کا ارادہ فرمایا۔ اعتراض اٹھا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں تو کجی تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پختہ کیوں بنوانے لگے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں

تمہارے گھر بھی کچے تھے۔ اب تمہارے گھر تو پختہ بنیں اور اللہ عزوجل کا گھر کچا رہے۔ یہ مناسب نہیں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو شہید کیا اور پختہ بنیادوں پر بنوایا۔ اور آجکل مساجد میں جو سہولتیں میسر ہیں اس کی مثال پچھلے زمانے میں نہیں ملتی۔ مثلاً اے۔ سی بیٹر کارپٹ اور سپیکر وغیرہ۔ اس کا جواب ظاہر ہے یہی ہوگا کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مساجد کا اہتمام بھی جدید طریقے سے کرنا پڑتا ہے۔ کہیں کچی مٹی سمجھ کر دل سے اہمیت نہ جاتی رہے۔ باقی نماز میں تو تبدیلی نہیں ہوئی وہ تو ویسی ہی ہے۔ البتہ اس کو ادا کرنے کیلئے جدید سہولتوں کا فائدہ اٹھایا گیا۔ تاکہ بندہ سکون سے نماز ادا کر سکے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کا جواب بھی یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ کا میلاد منانا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہو گیا۔ رہا طریقے کا تو اس میں جیسے جدید سہولتیں میسر آتی جاتی ہیں ان سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس محفل کی عظمت پیدا ہو۔ اور لوگ اس محفل میں شریک ہوں گے تو محبت رسول ﷺ بڑھے گی۔ جب محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہوگا تو ان کے نقش قدم پر چلنا آسان ہوگا۔ اگر پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا تو آئیں قرآن مجید کے حوالے سے عرض کرتا ہوں۔ یہ تو مانتے ہیں کہ پہلے اتنا اہتمام نہیں تھا جتنا اب ہونے لگا ہے۔ تو یہ بھی قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ

وَلَا خَيْرَ لَكَ مِنَ الْاُولٰٓئِ (الضحیٰ: ۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اے میرے پیارے حبیب ﷺ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کا ذر بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن تو میرا محبوب ہے۔ تیری شان یہ ہے کہ ہر آنے والی گھڑی میں تیرا ذکر پہلے سے بلند ہوتا جائے گا۔ اس لئے کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الانشراح: ۴) پارہ نمبر ۳۰

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھنائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
اللہ عزوجل ہمیں سرکار ﷺ کی پکی حقیقت عطا فرمائے۔ اور جس عقیدت
واحترام سے ہم میلاد پاک کا انعقاد کرتے ہیں اسی عقیدت واحترام سے ان کے نقش قدم
پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ
☆.....☆.....☆.....☆

☆ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے
☆ بری بات سے خاموشی بہتر ہے اور اچھی بات کہنا چپ رہنے سے
بہتر ہے

☆ تین افراد کی دعائیں روئیں گی جاتیں ہیں۔

1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں

2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں

3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

☆ جس نے عقیدت واحترام سے اپنے والدین کے چہرے کو دیکھا اللہ
عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا

☆.....☆.....☆.....☆

اس رسالے کو خرید کر عام کریں سنا کر لوگوں میں دین کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ کے لئے صدقہ
چار یہ بن جائے گا اس سلسلے میں ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار

ہیں 0300,0321-9461943

رابطہ کریں۔ 0322-4198463/0321-4027626

سرکار ﷺ کی آمد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْإِكِّ وَأُصْحَبِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى الْإِكِّ وَأُصْحَبِكَ يَا نُوْرَ اللَّهِ
فضائل درود شریف

سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عورتوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عورتو جب تم اذان سنا کرو تو جواب بھی دیا کرو۔ تمہیں ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی ایک ہزار گناہ معاف اور ایک ہزار درجے بھی بلند فرمائے جائیں گے۔ عورتیں عرض کرنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مردوں کو بھی یہی اجر ملے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو تم سے دو گنا اجر ملے گا۔ یعنی ان کو ہر کلمے کے بدلے دو لاکھ نیکیاں دو ہزار گناہ معاف اور دو ہزار درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اذان کے دو جوابات ہیں ایک زبان سے کلمات دہرانا دوسرا جواب عمل ہے۔ کہ اذان سنتے ہی مسجد کی طرف روانہ ہو جانا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اذان کا جواب دے۔ پھر دعائے وسیلہ پڑھے پھر مجھ پر درود و سلام پڑھے۔ میں قیامت کے روز اس کی شفاعت فرماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ ﷺ

سرکار کی آمد مرحبا

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کیا خوب ہے۔ پیارے آقا ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کفر کا اندھیرا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کی عزت کا خیال

نہیں کرتے تھے۔ جس کی لالچی اس کی بھینس والا حساب تھا۔ انسانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ ڈاکے ڈالنا چوریاں کرنا اچھا پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ رشوت، سود، حرام خوری، کو جائز سمجھا جاتا تھا۔ عورتوں کو معاشرے میں بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ انہیں زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔

سرکار ﷺ کیا آئے دنیا میں بہار آگئی۔ عورتوں کو عزت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری شروع ہو گئی۔ انسانوں کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی مل گئی۔ گورے کو کالے پر اور امیر کی غریب پر فضیلت ختم ہو گئی۔ بلکہ فضیلت کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری مقرر فرمایا۔ انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔

بعض افراد سمجھتے ہیں کہ سرکار ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری کوئی اہمیت کی حامل نہ تھی۔ بلکہ ایک معمول کے مطابق جیسے بچے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی ان کی ولادت ہوئی۔ چالیس سال تک ایسے ہی وقت گزارا۔ اور پھر نبوت ملی اس سے پہلے آپ ﷺ ہی نہ تھے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

بلکہ وہ سرکار ﷺ کے بچنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بچہ بچہ ہی ہوتا ہے چاہے نبی کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہمارے نزدیک یہ بات درست نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی نبی ہی ہوتا ہے۔ چاہے وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سرکار ﷺ کی ولادت کے واقعات اور ان کے کمالات بیان کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ واقعی اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بڑے اہتمام اور طے شدہ پروگرام کے مطابق بھیجا ہے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں)

اللہ عزوجل نے عالم ارواح میں اپنی ربوبیت کا اقرار کروانے کے لئے جس میں مسلمان، کفار، مرتدین کی تمام ارواح کو اکٹھا کیا۔ جلسہ بہت مختصر کیا۔ صرف اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی پوچھا

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ . قَالُوْا بَلٰی (الاعراف: 172)

مفسرین فرماتے ہیں جب اللہ عزوجل نے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو اس وقت تمام ارواح خاموش تھیں۔ روح محمد ﷺ نے عرض کیا۔ بے شک اے اللہ عزوجل تو ہمارا رب عزوجل ہے۔ پھر سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف دیکھا دیکھی سب نے جواب دیا۔ پھر محفل کا اختتام ہو گیا لیکن جب اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کی باری آئی تو اس کا اہتمام کچھ اس شان سے کیا گیا کہ اس میں صرف ارواح انبیاء علیہم السلام کو دعوت دی گئی۔ ارشادِ رب العالمین ہے۔

وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۖ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۖ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

(ال عمران: 81، 82 پارہ نمبر ۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں تو پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اور فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہیں۔

اندازہ لگائیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کی نبوت کا اعلان کروانے کے لئے کس شان سے اہتمام کیا۔ کہ تمام ارواح مقدسہ کو جمع کیا اور پھر ان سے پختہ عہد لیا۔ کہ جب تمہیں نبوت اور حکمت عطا فرما کر دنیا میں بھیج دوں اور لوگ تم پر ایمان لے آئیں تمہاری نبوت کے ڈنکے بجنے لگیں۔ ایسے میں میرے محبوب ﷺ جلوہ گر ہو جائیں۔ تو تم نے ان پر ایمان بھی لانا ہے۔ اور ان کی مدد بھی کرنی ہے۔ سب نے اقرار کر لیا آخر میں پھر ارشاد فرمایا اگر فرض محال کوئی اس عہد سے پھر گیا تو اس کا نام فاسقوں

میں شامل کر دیا جائے گا۔

تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے دور میں سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے رہے۔ اور اعلان بھی کرتے رہے کہ اگر وہ آخر الزماں نبی ﷺ جو کہ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔ ہمارے دور میں تشریف لائے تو ہم ان پر ایمان بھی لائیں گے۔ اور ان کی مدد بھی کریں گے۔ اور اگر ہمارے بعد تشریف لائے تو تمہیں ان پر ایمان بھی لانا ہو گا انکی مدد بھی کرنی ہوگی۔

عبداللہ نام میں حکمت

عرب میں یہ دستور ہے کہ لڑکے کے ساتھ اس کے باپ کا نام پکارا جاتا ہے۔ سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ سے پہلے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ لہذا بچوں کے نام عموماً بتوں کے نام پر رکھے جاتے تھے۔ تو نبی پاک ﷺ کے والد ماجد کا نام کسی بت کے نام پر رکھا جاسکتا تھا۔ لیکن اللہ عزوجل نے پہلے سے ہی اہتمام کر دیا۔ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی ان کے والد کا نام عبداللہ رکھوا دیا۔ تاکہ پکارنے والا اگر نام سے ہی پکارے تو محمد بن عبداللہ کہہ کر پکارے۔

دوسری حکمت یہ تھی کہ اللہ عزوجل کو اپنے محبوب ﷺ سے اس قدر پیار ہے کہ رب تعالیٰ چاہتا ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں میرے محبوب ﷺ کا ذکر ہو لہذا کلمہ شریف دیکھو۔ تَوَلَّاهُ إِلَّا اللَّهَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ترجمہ کوئی معبود نہیں۔ سوائے اللہ عزوجل کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شریف دیکھیں تو جہاں اللہ عزوجل کا نام ہے اس کے ساتھ اس کے محبوب ﷺ کا نام نامی اسم گرامی تحریر ہے۔ اذان اور اقامت میں دیکھو جہاں اللہ عزوجل کا نام ہے وہاں اس کے محبوب ﷺ کا اسم گرامی ہے۔

اب جو مسلمان ہے وہ تو کہے گا محمد رسول اللہ ﷺ تو اس طرح اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ہی اس کے پیارے محبوب ﷺ کا نام بھی آجائے گا۔ مگر جو مسلمان نہیں وہ تو محمد رسول اللہ نہیں کہے گا۔ مگر جب وہ محمد بن عبداللہ کہے گا تو اس میں بھی اللہ عزوجل کا نام

آجائے گا۔ اس لئے اللہ عزوجل نے پہلے ہی سرکار ﷺ کے والد گرامی کا نام عبداللہ رکھوایا۔

عورتوں کے نام بھی بتوں کے نام اور عجیب عجیب سے نام رکھ دیئے جاتے تھے۔ لیکن اللہ عزوجل نے پہلے سے ہی اس کا اہتمام کر دیا۔ کہ ان کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا رکھوایا۔ کہ امن والی۔ کہ جب سرکار ﷺ کا تذکرہ ہوگا تو ان کی والدہ ماجدہ کا نام بھی آئے گا تو اگر ان کی والدہ کا نام کسی بت کے نام پر ہوا۔ تو اس میں نقص آجائے گا۔ لہذا پہلے سے ہی والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا رکھوایا۔

عرب میں دستور تھا کہ بچوں کی پرورش کے لئے گاؤں بھجوا دیا جاتا کہ کھلی فضاء میں پرورش پائیں۔ اس مقصد کے لئے دایاں شہر میں آتیں اور بچوں کو لے کر گاؤں میں آجاتیں۔ اس طرح ان کو پرورش پر اجرت بھی مل جاتی۔ اور بچوں کی پرورش بھی ہو جاتی۔ پیارے آقا ﷺ کے حصے میں جو دائی آئی۔ اس کا نام سی بت کے نام پر نہیں بلکہ اس کا نام پہلے سے ہی حلیہ رکھوایا۔ قبیلہ سعد سے تعلق کروایا۔ تاکہ ان کا نام حلیہ سعدیہ پکارا جائے۔ یہ حلم والی ہیں سعادت والی ہیں۔

ربیع الاول میں آمد

سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی جلوہ گری ان بارہ مہینوں میں سے کسی مہینے میں ہو سکتی تھی۔ مگر اس کے لئے ربیع الاول چنا گیا۔ اس میں حکمت یہ بتلائی کہ اس کا نام ربیع الاول ہے۔ یعنی پہلی بہار۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری ایسی کہ بہاروں پر بھی بہار آگئی۔

پیر کے دن ولادت

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ دنوں کا سردار دن جمعہ المبارک ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں۔ اگر جمعہ کے دن سرکار ﷺ کی ولادت باسعادت ہوتی تو کسی نے یہ کہنا تھا کہ سرکار ﷺ کو جمعے کی وجہ سے عظمت ملی۔ اسی لئے آپ ﷺ کی ولادت پیر شریف کو ہوئی۔ کہ پیر شریف کو جو عظمت ملے گی وہ سرکار ﷺ کے صدقے سے

ہی ملے گی۔

نعمتیں باعنا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلدان گیا (حدائق بخشش)

پیر کے دن اس لئے بھی جلوہ گری ہوئی دیکھو پیروں کا پیر تشریف لارہا ہے۔ ذرا غور کریں کہ انگریزی زبان میں پیر کو (Monday) کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ ہے۔ Moon Day یعنی چاند کے جلوہ گر ہونے کا دن۔ اندازہ کریں کس شان سے اہتمام کیا گیا ہے سرکار ﷺ کے جلوہ گر ہونے کا۔ یعنی مون ڈے سے مراد ہے چاند طلوع ہونے کا دن۔ پہلے سے ہی اہتمام کئے جارہے ہیں۔

زمین وزماں تمہارے لئے کمین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے انھیں بھی وہاں تمہارے لئے
(حدائق بخشش)

جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند

سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا وقت آیا دن خواہش کرتا ہے کہ سرکار ﷺ کی جلوہ گری میرے اندر ہو۔ میں عظمت والا بن جاؤں۔ رات خواہش کرتی ہے کہ یہ سعادت مجھے مل جائے میری تاریکی دور ہو جائے دونوں التجائیں کر رہے ہیں۔ اللہ عزوجل نے کسی کو بھی محروم نہیں کیا۔ رات جاری تھی دن آرہا تھا۔ صبح صادق کا وقت تھا جب پیارے آقا ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری ہوئی۔

لب پہ صل علی کے ترانے اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ نضا یہ ہوا کہہ رہی ہے آقا ﷺ تشریف لائے ہوئے ہیں
شکر خدا محمدی ہم کو بنایا امتی کس کو ملایہ مرتبہ صل علی محمد

ہم اللہ عزوجل کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے ہم جیسے نیکوں کو اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کا امتی بنا دیا۔ ہمارے سروں پر اگر کُنتُم خَيْرُ اُمَّةٍ یعنی بہترین امتی ہونے کا تاج سجا ہوا ہے تو آقا ﷺ کے صدقے سے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ہمیں احساس ہونا چاہیے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں۔

احساس بیداری

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک انگریز عیسائی سیر و تفریح کے لئے انڈیا آیا۔ تاریخی مقامات کی سیر و تفریح کے بعد وہ اپنے ہوٹل آ جاتا۔ ایک مرتبہ دن بھر سیر و تفریح کے بعد جب اپنے ہوٹل پہنچا۔ تو جیب میں ہاتھ ڈالا تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا پاسپورٹ اور ضروری کاغذات اور نقدی جس پرس میں تھیں۔ وہ کہیں گر گیا تھا۔ بہت پریشان ہوا۔ پھر سوچا کہ صبح اٹھ کر دوبارہ انہی جگہوں پر جاؤں گا۔ ہو سکتا ہے کہ پرس کہیں مل جائے۔ لہذا صبح وہ ان ہی جگہوں پر گیا۔ ایک مقام پر تلاش کرنے کے انداز میں دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک ہنجر اُپر آیا۔ اور کہنے لگا۔ صاحب کیا تلاش کر رہے ہیں؟ اس نے بتلایا کہ کل میرا پرس کہیں گر گیا تھا۔ اس ہنجر نے جیب سے پرس نکالا اور سامنے کر دیا۔ اور پوچھا کیا یہی ہے؟ عیسائی نے جلدی سے پکڑا اور کہا بالکل یہی ہے۔ جلدی جلدی اس کی تلاشی لی اور خوشی میں آپے سے باہر ہو گیا۔ کہ تمام چیزیں ویسی کی ویسی موجود ہیں۔ یہاں تک کہ نقدی بھی اسی طرح موجود ہے۔

اگر کسی نیک متقی اور پرہیزگار سے ایسا کام ہو تو بندہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوتا۔ لیکن جب ایک بازاری بندہ جو دن بھر گناہوں میں ملوث رہتا ہو اس سے ایسا ایمانداری کا کام سرانجام ہو تو بندہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ عیسائی نے اس ہنجر سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے ایسا ایمانداری کا ثبوت کیوں دیا؟ کیا تو اس میں سے پیسے نہیں نکال سکتا تھا؟ ہنجر نے جو جواب دیا وہ دل کے کانوں سے سننے والا ہے۔ اس نے کہا صاحب جی آپ پیسوں کی بات کرتے ہو۔ ہمارے لئے یہ پرس ہڑپ کرنا کوئی مشکل نہ تھا۔ میں تو دن بھر

گناہوں میں مبتلا رہتا ہوں اگر ایک گناہ اور ہو جاتا تو میرے کو اتنا تکلیف دہ نہیں تھا۔ مگر میں نے ایمانداری کا ثبوت صرف اس لئے دیا کہ جب میں نے پرس کھولا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ کسی عیسائی کا ہے۔ فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میں نے اس کا پرس ہڑپ کر لیا۔ تو کل قیامت کے روز یہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرے گا۔ کہ نبی پاک ﷺ کے فلاں امتی نے میرا پرس چر لیا تھا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے شکایت کریں گے۔ کہ آپ ﷺ کے فلاں امتی نے میرے امتی کا پرس چر لیا تھا۔ تو میں نے سوچا کہ میں میری وجہ سے میرے نبی ﷺ کی نظریں نیچی نہ ہوں۔ لہذا میں نے اس پرس کو واپس کر دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھو ایک بدکار کے دل میں احساس پیدا ہوا برائی سے بچ گیا۔ تو ہمارے دل میں بھی احساس پیدا ہونا چاہیے۔ کہ ہم اس نبی علیہ السلام کے امتی ہیں کہ جن کا امتی بننے کیلئے انبیاء علیہم السلام دعائیں کرتے تھے۔ اور مجھے بن مانگے یہ نعمت عظمیٰ مل گئی۔ اور پھر بھی میں گناہ کر رہا ہوں۔ اس نبی علیہ السلام کی نافرمانی کر رہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک موٹر مکینک جب گاڑیاں ٹھیک کرتا ہے اس کا لباس گندا مند ہوتا ہے۔ گاڑی ٹھیک کرنے کیلئے گاڑی کے نیچے گھس جاتا ہے۔ اور گاڑی ٹھیک کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر جمعے کا دن ہو اور مکینک سفید لباس پہن کر جمعہ پڑھنے جا رہا ہو۔ راستے میں کسی کی گاڑی خراب ہو جائے۔ اب یہ گاڑی کے نیچے نہیں گھسے گا۔ اس لئے کہ اس کا سفید لباس خراب ہو جائے گا۔ اس کو داغ لگ جائیں گے۔ اب سفید لباس کا احساس اس کو گاڑی کے نیچے گھسنے نہیں دے رہا۔

بالکل اسی طرح سمجھیں کہ ہم سرکارِ دو عالم ﷺ کے امتی ہیں۔ ہماری چادر سفید ہے۔ اگر ہم شراب پیئیں۔ جو اھیلیں، سود کھائیں، زنا کریں، بدکاری کریں، والدین کی نافرمانی کریں، نماز نہ پڑھیں، روزہ نہ رکھیں، زکوٰۃ نہ دیں، تو ہماری سفید چادر پر داغ لگ جائیں گے۔ اب اس داغ دار چادر کو قیامت کے روز اللہ عزوجل کے اور اس کے پیارے حبیب ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کے امتیوں کے سامنے پیش کیا گیا تو کیا ہے؟

گا۔ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جیٹی چادر عملوں والی داغ نہ لائیں اور بنیاں
حشر دیھاڑے فیر نہ آکھیں ہائے ربا کی بنیاں
قیامت کے روز اللہ عزوجل فرمائے گا اپنا نامہ پڑھا آج تیرے محاسبے کے لئے یہ کافی
ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ حَسِيبًا ۝

(بنی اسرائیل: ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان شریف: فرمایا جائے گا اپنا نامہ پڑھا آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے
کو بہت ہے۔

جب بندے کو نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے اللہ عزوجل یہ میرا نامہ اعمال
ہے ہی نہیں۔ میں نے تو اتنے بڑے کام کئے ہی نہیں۔ یہ کسی اور کا نامہ اعمال مجھے دے دیا
گیا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا۔

الْيَوْمَ نَخِمْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ (شعین: ۶۵ پارہ ۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: آج ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے۔ اور ان کے ہاتھ ہم سے
بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

اس وقت راہ فرار حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جب ہمارے ہاتھ پاؤں ہمارے خلاف
گواہی دے رہے ہوں گے۔ ہمارے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ تو آئیے پیارے اسلامی
بھائیو! اس مبارک موقع پر ہم اس بات کا عہد کریں کہ اے اللہ عزوجل ہم جس عقیدت
واحترام سے تیرے پیارے حبیب ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اسی عقیدت واحترام سے ہم
ان کے نقش قدم پر بھی چلیں گے۔ آئندہ نماز روزہ کی پابندی کریں گے، گناہوں کو چھوڑ کر
نیکی والی زندگی اپنائیں گے اور یہی مقصد سرکار ﷺ کے دنیا میں جلوہ گر ہونے
کا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم نے اس مقصد کو بھلا دیا۔ ہمارے اندرونی برائیاں جو
سرکارِ دو عالم نور مجسم ﷺ کے جلوہ گر ہونے سے پہلے تھیں۔ دوبارہ ہمارے اندر پیدا ہونی

شروع ہو گئیں ہیں۔ ایمانداری سے بتائیں کیا آج ہمارے گھر میں لڑکی پیدا ہو جائے تو
خوشی منائی جاتی ہے۔ یا افسوس کیا جاتا ہے؟ یقیناً جواب یہی ہوگا کہ اکثر گھروں میں افسوس
کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض عورتوں کو اس وجہ سے طلاق دے دی جاتی ہے۔ کہ ان کے ہاں
بچیاں پیدا ہوتی ہیں بچے نہیں۔ اس طرح چوری بے حیائی، قتل و غارت کا بازار اسی طرح
گرم ہے۔ آج کسی کی عزت محفوظ نہیں۔

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیما ساتھ لایا

نسخہ کیما

ایک بزرگ کا نسخہ بہت پسند آیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتنی دیر تک ناشتہ نہ کرو۔ جب
تک نماز فجر نہ ادا کرلو۔ ایک بندہ کہنے لگا اگر صبح اٹھنے میں دیر ہو جائے تو میں نے کہا نہ
پڑھنے سے پڑھ لینا بہتر ہے۔ لیکن اس کی عادت نہ بنائیں۔

دوسرا نسخہ: اتنی دیر تک کوئی اخبار رسالہ نہ پڑھو جب تک قرآن پاک کی تلاوت نہ
کرلو۔ افسوس آج صبح اٹھتے ہی ہم اخبار طلب کرتے ہیں۔ حالانکہ اخبار پڑھنے سے ثواب
نہیں ملتا۔ بلکہ اگر تندرست اخبار پڑھے تو بیمار ہو جائے۔ جب کہ بیمار تندرستی چاہتا ہے تو
قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (بنی اسرائیل: ۸۲)

اور نازل کیا ہم نے قرآن جس میں شفاء اور رحمت ہے مؤمنین کے لئے۔

تیسرا نسخہ: اتنی دیر تک سونا نہیں۔ جب تک پانچوں نمازیں پوری نہ کر لے۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے

کیا خبر اٹھے اٹھے اٹھے

چوتھا نسخہ: اگر باوجود کوشش نماز نہ پڑھے تو اس وجہ کو رب تعالیٰ کا بدلہ

اور بات بھی یہ حق ہے۔ کہ اگر یہ وجہ رب تعالیٰ کے آگے نہیں جھکتا۔ تو یہ وجود اس قابل نہیں کہ اس کو اللہ عزوجل کا رزق کھلایا جائے۔

اللہ عزوجل ہم سب کو اس پر عمل کر کے دنیا اور آخرت سدھارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆.....☆.....☆.....☆

(الصلوة والسلام) حبیب بارسول اللہ

سنت کی بہاریں

الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سیکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹیں۔ مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں بھر اجتماع جامعہ مسہد محمدیہ حنفیہ سوڈیوال میں ہر معمرات کو بعد از نماز عشاء شروع ہو جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں آپ بھی سنتوں بھر اس سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبہ المدینہ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ اس پر استقامت پانے کے لئے کارڈ پر کر کے اپنے علاقے کے دعوت اسلامی کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

مؤلف

قادری رضوی

حافظ حفیظ الرحمن

کے سنتوں بھرے اصلاحی بیانات

کے مختلف موضوعات

☆ اللہ دیکھ رہا ☆ شان صدیق اکبر ☆ شرک کیا ہے

☆ دعوت اسلامی کی بہاریں ☆ مسلک حق اہلسنت

☆ اللہ عزوجل کی نعمتیں ☆ میلاد مصطفیٰ ﷺ

☆ براہینوں سے بچنے کے اسباب ☆ آخرت کی تیاری

ایصال ثواب ☆ مدینے کی حاضری

آڈیو، وڈیو سی ڈی حاصل کرنے کا مرکز

لائسنس یافتہ سواندیش

ترجمہ و تالیف: مولانا سید محمد رفیع الدین دارالحدیث دارالعلوم لاہور

0300-4148793, 0321-9479226

مؤلف قادری رضوی
حافظ حفیظ الرحمن

کی تحریر شدہ کتب کا مجموعہ

سنتوں بھرے اصلاحی بیانات

☆ حصہ اول ☆ حصہ دوم

☆ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں

☆ شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت

☆ مسلک حق اہلسنت وجماعت

☆ اصلاحِ معاشرہ

ناشر: احمد رضا بک ڈپو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابوالسمری حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی کی تصانیف

عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے ان کتابوں کا بھی مطالعہ کریں۔
جن کے مطالعہ سے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔



0321
92 26 463

یونیکس پرنٹرز